بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ۔ ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم

قیمت پیشگی سالانہ عام ۵/
خواص اور معاونین سے ۱۲/
ہمدردان سے ۸/

الحکم

ربیع الثانی سنہ ۱۳۱۹ھ

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

جلد ۵ | دار الامان قادیان ۱۰ اگست سنہ ۱۹۰۱ء | نمبر ۲۹

کلمات طیبات
حضرت امام آخر الزمان سلمہ الرحمٰن

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۲۸ جلد ۵

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے پوچھنے پر فرمایا کہ مجھے سورۂ ہود نے بوڑھا کر دیا ۔ کیونکہ اس حکم کے رو سے بڑی بھاری ذمہ داری میرے سپرد ہوئی ہے ۔ اپنے آپ کو سیدھا کرنا اور اللہ تعالیٰ کے احکام کی پوری فرمانبرداری جہانتک انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتی ہے ممکن ہے کہ وہ اسکو پورا کرے لیکن دوسروں کو ویسا ہی بنانا آسان نہیں ہے ۔ اس سے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان اور قوت قدسی کا پتہ لگتا ہے ۔ چنانچہ آپنے اس حکم کی کیسی تعمیل کی صحابہ کرام کی وہ پاک جماعت طیار کی کہ انکو کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ کہا گیا اور رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ کی آواز ان کو آگئی ۔ آپ کی زندگی میں کوئی بھی منافق مدینہ طیبہ میں نہ رہا ۔ غرض ایسی کامیابی آپ کو ہوئی کہ اسکی نظیر کسی دوسرے نبی کے واقعات زندگی میں نہیں ملتی ۔ اس سے اللہ تعالیٰ کی غرض یہ تھی کہ قیل و قال ہی تک بات نہ رکھنی چاہیئے ۔ کیونکہ اگر نرے قیل و قال اور ریاکاری تک ہی بات ہو تو دوسرے لوگوں اور ہم میں پھر امتیاز کیا ہو گا ۔ اور دوسروں پر کیا شرف ؟ تم صرف اپنا عملی نمونہ دکھاؤ ۔ اور اسمیں ایسی چمک ہو کہ دوسرے اسکو قبول کر لیں کیونکہ جب تک اسمیں چمک نہ ہو کوئی اسکو قبول نہیں کرتا ۔ کیا کوئی انسان میلی کچیلی چیز پسند کر سکتا ہے ؟ جب تک کپڑے میں ایک داغ بھی ہو وہ اچھا نہیں لگتا ۔ اسی طرح جبتک تمہاری اندرونی حالت میں صفائی اور چمک نہ ہو گی کوئی خریدار نہیں ہو سکتا ۔ ہر شخص عمدہ چیز کو پسند کرتا ہے اسی طرح جب تک تمہارے اخلاق اعلیٰ درجہ کے نہ ہوں کسی مقام تک نہیں پہنچ سکو گے

سورۃ العصر میں اللہ تعالیٰ نے کفار اور مومنوں کی زندگی کے نمونے بتائے ہیں کفار کی زندگی بالکل چارپایوں کی سی زندگی ہوتی ہے جنکو کھانے اور پینے اور شہوانی جذبات کے سوا اور کوئی کام نہیں ہوتا يَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ ۔ مگر دیکھو اگر ایک بیل چارہ تو کھالے لیکن ہل چلانے کے وقت بیٹھ جائے اس کا نتیجہ کیا ہو گا یہی ہو گا کہ زمیندار اسے بوچڑخانہ میں جا کر بیچ دے گا ۔ اسیطرح ان لوگوں کی نسبت (جو خدا تعالیٰ کے احکام کی پرواہ نہیں کرتے اور اپنی زندگی فسق و فجور میں گذارتے ہیں) فرماتا ہے قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ یعنی میرا رب تمہاری کیا پرواہ کرتا ہے اگر تم اس کی عبادت نہ کرو ۔ یاد رکھو ضرور دل یاد رکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی عبادت کے

لئے محبت کی ضرورت ہے اور محبت دو قسم کی ہوتی ہے ایک محبت تو ذاتی ہوتی ہے اور ایک اغراض سے وابستہ ہوتی ہے یعنی اسکا باعث صرف چند عارضی باتیں ہوتی ہیں جن کے دور ہوتے ہی وہ محبت سرد ہو کر رنج اور غم کا باعث ہو جاتی ہے مگر ذاتی محبت سچی راحت پیدا کرتی ہے چونکہ انسان فطرتاً خدا ہی کے لئے پیدا ہوا ہے جیسا کہ فرمایا مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی فطرت ہی میں اپنے لئے کچھ نہ کچھ رکھا ہوا ہے اور مخفی در مخفی اسباب سے اسے اپنے لئے بنایا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے تمہاری پیدائش کی اصلی غرض یہ رکھی ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ مگر جو لوگ اپنی اس اصلی اور فطری غرض کو چھوڑ کر حیوانوں کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں اور زندگی کی غرض صرف کھانا پینا اور سو رہنا ہو جاتی ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے دور جا پڑتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی ذمہ داری ان کے لئے نہیں رہتی وہ زندگی جو ذمہ داری کی ہے یہی ہے کہ مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ پر ایمان لا کر زندگی کا پہلو بدل لے موت کا اعتبار نہیں ہے۔

سعدی کا شعر سچا ہے

کمن تکیہ بر عمر ناپائیدار
مباش ایمن از بازی روزگار

عمر ناپائیدار پر بھروسا کرنا دانشمند کا کام نہیں ہے موت یونہی آ کر دبا لیتی ہے اور انسان کو پتہ بھی نہیں لگتا۔ جب کہ انسان اس طرح پر موت کے پنجہ میں گرفتار ہے پھر اس کی زندگی کا خدا تعالیٰ کے سوا کون ذمہ دار ہو سکتا ہے اگر زندگی خدا کے لئے ہو تو وہ اس کی حفاظت کرے گا بخاری میں ایک حدیث ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ سے محبت کا رابطہ پیدا کر لیتا ہے خدا تعالیٰ اس کے اعضا ہو جاتا ہے ایک دوسری روایت میں ہے کہ اس کی دوستی یہاں تک ہوتی ہے کہ میں اس کے ہاتھ پاؤں وغیرہ حتی کہ اس کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ جب انسان جذبات نفس سے پاک ہو جاتا ہے اور نفسانیت چھوڑ کر خدا کے ارادوں کے اندر چلتا ہے اس کا کوئی فعل ناجائز نہیں ہوتا۔ بلکہ ہر ایک فعل خدا کے منشا کے موافق ہوتا ہے اس سے بھی بڑھکر یہ کہ خدا تعالیٰ اسے اپنا فعل ہی قرار دیتا ہے یہ ایک مقام ہے قرب الٰہی کا جہاں پہونچکر سلوک کی منزلوں کو پورے طور پر طے نہ کرنیوالوں نے یا تو ٹھوکر کھائی ہے یا الٰہیات سے ناواقف اور قرب الٰہی کے مفہوم کو نہ سمجھنے والوں نے غلط فہمی سے کام لیا ہے اور وحدۃ وجود کا مسئلہ گھڑ لیا ہے۔ اس بات کو بھی ہرگز بھولنا نہ چاہیئے کہ جہاں انسان ابتلا میں پڑتا ہے وہ فعل خدا کے ارادہ سے موافق نہیں ہوتا خدا تعالیٰ کی رضا اس کے خلاف ہوتی ہے ایسا شخص اپنے جذبات کے نیچے ہوتا ہے نہ کہ منشاء الٰہی کے ماتحت۔ لیکن وہ انسان جو اللہ کا ولی کہلاتا ہے اور خدا جس کی زندگی کا ذمہ دار ہوتا ہے وہ وہ ہوتا ہے جس کی کوئی حرکت و سکون بلا استصواب کتاب الٰہی نہیں ہوتی۔ وہ اپنی ہر بات اور ارادہ پر کتاب اللہ کی طرف رجوع کرتا ہے اور اس سے مشورہ لیتا ہے۔

پھر آگے کہا ہے کہ اس کی جان نکالنے میں اللہ تعالیٰ کو بڑا تردد ہوتا ہے اللہ تعالیٰ تردد سے پاک ہے مطلب یہ ہے کہ ایک مصلحت کے لئے اسکو موت دیجاتی ہے اور ایک عظیم مصلحت کے لئے اسکو دوسرے جہان میں لیجایا جاتا ہے۔ نہیں تو اسکی بقا خدا کو بڑی پیاری لگتی ہے پس اگر انسان کی ایسی زندگی نہیں کہ خدا تعالیٰ کو اس کی جان لینے میں بھی تردد ہو تو وہ حیوانات سے بھی بدتر ہے ایک بکری سے بہت سے آدمی گذارہ کر سکتے ہیں اور اس کا چمڑہ بھی کام آ سکتا ہے اور انسان کسی حالت میں کیا مر کر بھی کام نہیں آتا۔ مگر صالح آدمی کا اثر اس کی ذریت پر بھی پڑتا ہے اور وہ بھی اس سے فائدہ اٹھاتی ہے اصل یہ ہے کہ درحقیقت وہ مرتا ہی نہیں۔ مرنے پر بھی اس کو ایک نئی زندگی دی جاتی ہے حضرت داؤد علیہ السلام نے کہا ہے کہ میں بچہ تھا بوڑھا ہوا میں نے کسی خدا پرست کو ذلیل حالت میں نہیں دیکھا اور نہ اس کے لڑکوں کو دیکھا کہ وہ ٹکڑے مانگتے ہوں۔ گویا متقی کی اولاد کا بھی خدا تعالیٰ ذمہ دار ہوتا ہے لیکن حدیث میں آیا ہے کہ ظالم اپنے اہل و عیال پر بھی ظلم کرتا ہے کیونکہ ان پر بھی اس کا برا اثر پڑتا ہے۔

پس کسقدر ضرورت ہے کہ تم اسبات کو سمجھلو کہ تمہارے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی غرض یہ ہے کہ تم اس کی عبادت کرو۔ اور اس کیلئے بنجاؤ۔ دنیا تمہاری مقصود بالذات نہ ہو۔ میں اسلئے بار بار اس ایک امر کو بیان کرتا ہوں کہ میرے نزدیک یہی ایک بات ہے جسکے لئے انسان آیا ہے اور یہی بات ہے جس سے وہ دور پڑا ہوا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تم دنیا کے کاروبار چھوڑ دو۔ بیوی بچوں سے الگ ہو کر کسی جنگل یا پہاڑ میں جا بیٹھو۔ اسلام اسکو جائز نہیں رکھتا اور رہبانیت اسلام کا منشا نہیں اسلام تو انسان کو چست اور ہوشیار اور مستعد بنانا چاہتا ہے اس لئے میں تو کہتا ہوں کہ تم اپنے کاروبار کو جد و جہد سے کرو۔ حدیث میں آیا ہے کہ جس کے پاس زمین ہو اور وہ اسکا تردد نکرے تو اس سے مواخذہ ہوگا۔ پس اگر کوئی اس سے یہ مراد لے کہ دنیا کے کاروبار سے الگ ہو جاوے وہ غلطی کرتا ہے۔ نہیں اصل بات یہ ہے کہ یہ سب کاروبار جو تم کرتے ہو اس میں دیکھ لو کہ خدا تعالیٰ کی رضا مقصود ہو اور اسکی

ڈائری

امامنا علیہ الصلوٰۃ والسلام

مرتبہ

مفتی محمد صادق صاحب

از ۲۶ جولائی تا یکم اگست ۱۹۰۱ء

کسی مقام پر ایسی کثرت بارش کا ذکر تھا جس سے بہت نقصان کا اندیشہ ہوا۔ حضرت نے فرمایا (جیسا لوگ احکام الٰہی کے معاملہ میں افراط و تفریط کرتے ہیں اُس کے جواب میں اللہ تعالےٰ بھی اُن کو ساتھ افراط و تفریط کا معاملہ کرتا ہے۔)

ایک شخص نے پوچھا کہ میں کیا وظیفہ پڑھا کروں فرمایا (استغفار بہت پڑھا کرو۔ انسان کی دو ہی حالتیں ہیں یا تو وہ گناہ نہ کرے اور یا اللہ تعالےٰ اُس گناہ کے بد انجام سے بچا لے سو استغفار پڑھنے کے وقت دونوں معنوں کا لحاظ رکھنا چاہیئے ایک تو یہ کہ اللہ تعالےٰ سے گذشتہ گناہوں کی پردہ پوشی چاہے اور دوسرا یہ کہ خدا سے توفیق چاہے کہ آیندہ گناہوں سے بچالے۔ مگر استغفار صرف زبان سے پورا نہیں ہوتا بلکہ دل چاہیے۔ نماز میں اپنی زبان میں بھی دعا مانگو یہ ضروری ہے۔)

فرمایا تقویٰ اختیار کرو۔ تقویٰ ہر چیز کی جڑ ہے۔ تقویٰ کے معنی ہیں ہر ایک باریک در باریک رگ گناہ سے بچنا۔ تقویٰ اسکو کہتے ہیں کہ جس امر میں بدی کا شبہ بھی ہو اُس سے بھی کنارہ کرے۔

فرمایا دل کی مثال ایک بڑی نہر کی سی ہے جسمیں سے اور چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں جنکو سُوا کہتے ہیں یا راجباہا کہتے ہیں۔ دل کی نہر میں سے بھی چھوٹی چھوٹی نہریں نکلتی ہیں۔ مثلاً زبان وغیرہ اگر چھوٹی نہر یعنی سوئے کا پانی خراب اور گندہ اور میلا ہو تو قیاس کیا جاتا ہے کہ بڑی نہر کا پانی خراب ہے۔ پس اگر کسیکو دیکھو کہ اُس کی زبان یا دست و پا وغیرہ میں سے کوئی عضو ناپاک ہے تو سمجھو کہ اُسکا دل بھی ایسا ہی ہے۔

اپنی جماعت کا غیر کے پیچھے نماز نہ پڑھنے کے متعلق ذکر تھا فرمایا صبر کرو اور اپنی جماعت کے غیر کے پیچھے نماز مت پڑھو بہتری اور نیکی اسی میں ہے اور اسی میں تمھاری نصرت اور فتح عظیم ہے اور یہی اس جماعت کی ترقی کا موجب ہے۔ دیکھو دنیا میں روٹھے ہوئے اور ایک دوسرے سے ناراض ہونے والے بھی اپنے دشمن کو چار دن منہ نہیں لگاتے اور تمھاری ناراضگی اور روٹھنا تو خدا کے لئے ہے۔ تم اگر اُن میں رلے ملے رہے تو خدا تعالےٰ جو خاص نظر تم پر رکھتا ہے وہ نہیں رکھے گا۔ پاک جماعت جب الگ ہو تو پھر اُس میں ترقی ہوتی ہے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کی بابت کسی نے سوال کیا فرمایا سب حق ہے۔ معراج ہوئی تھی مگر یہ فانی بیداری اور فانی اشیاء کے ساتھ نہ تھی بلکہ وہ اور رنگ تھا۔ جبرئیل بھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آتا تھا اور نیچے اُترتا تھا۔ جس رنگ میں اُس کا اُترنا تھا اُسی رنگ میں آنحضرت کا چڑھنا ہوا تھا۔ نہ اُترنے والا کسیکو اُترتا نظر آتا تھا اور نہ چڑھنے والا کوئی چڑھتا ہوا دیکھ سکتا تھا۔ حدیث شریف میں جو بخاری میں آیا ہے کہ ثم استیقظ یعنی پھر جاگ اُٹھے۔

حضرت نوح کی کشتی کا ذکر تھا فرمایا بائبل اور سائنس کی آپس میں ایسی عداوت ہے جیسی کہ دو سوکنیں ہوتی ہیں۔ بائبل میں لکھا ہے کہ وہ طوفان ساری دنیا میں آیا اور کشتی تین سو ہاتھ لمبی اور پچاس ہاتھ چوڑی تھی اور اُس میں حضرت نوح نے ہر قسم کے پاک جانوروں میں سے سات جوڑے اور ناپاک میں سے دو جوڑے ہر قسم کے کشتی میں چڑھائے۔ حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔ اول تو اللہ تعالیٰ نے کسی قوم پر عذاب نازل نہیں کیا جب تک پہلے رسول کے ذریعہ سے اسکو تبلیغ نہ کی ہو اور حضرت نوح کی تبلیغ ساری دنیا کی قوموں پر کہاں پہونچی تھی جو سب غرق ہو جاتے۔ دوم اتنی چھوٹی سی کشتی میں جو صرف ۳۰۰ ہاتھ لمبی اور ۵۰ ہاتھ چوڑی ہو ساری دنیا کے جانور بہائم چرند پرند سات سات جوڑے یا دو دو جوڑے کیونکر سما سکتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کتاب میں تحریف ہے۔ اور اس میں بہت سی غلطیاں داخل ہو گئی ہیں۔ تعجب ہے کہ بعض سادہ لوح علماء اسلام نے بھی ان باتوں کو اپنی کتابوں میں درج کر لیا ہے مگر قرآن شریف ہی ان بیمعنی باتوں سے پاک ہے اُس پر ایسے اعتراض وارد نہیں ہو سکتے۔ اُس میں نہ تو کشتی کی لمبائی چوڑائی کا ذکر ہے اور نہ ساری دنیا پر طوفان آنے کا ذکر ہے بلکہ صرف الارض یعنی وہ زمین جس میں نوح نے تبلیغ کی صرف اُسکا ذکر ہے۔ لفظ اراراٹ جس پر نوح کی کشتی ٹھیری اصل ارارِیت ہے جس کے معنے ہیں میں پہاڑ کی چوٹی کو دیکھتا ہوں۔ ریت پہاڑ کی چوٹی کو کہتے ہیں قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے لفظ جودی رکھا ہے جس کے معنے ہیں میرا جود و کرم یعنی وہ کشتی میرے جود و کرم پر ٹھیری۔

فرمایا نادان مولوی ذرا ذرا بات پر جہاد کا فتویٰ دیتے ہیں۔ حالانکہ جہاد تو آخر الحیل تھا۔ یہ اسکو اول الحیل بناتے ہیں۔ کوئی بد ذات کسی طرح بھی باز نہ آوے تب حکم تھا کہ تلوار چلاؤ اور یہ بات صاف ہے کہ جب تمام مسائل سُنائے جائیں، روشن دلائل دیے جائیں تب بھی خدا کا نمک حرام خدا کی

نشانات کا نمک حرام باز نہ آوے اور دین میں سدراہ بنے تو ایسی کے لئے کم جہاں پاک کہنا بیجا نہیں پیغمبر خدا نے صلی اللہ علیہ وسلم خود تلوار نہیں اٹھائی صرف مدافعت کیلئے ایسا کیا گیا۔ اور سچ یہ ہے کہ پہلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر انھوں نے تلوار اٹھائی آخر وہ تلوار انھیں کی اُن پر پڑی۔

ایک شخص نے کہلا بھیجا کہ میں ہندوستان سے کوئی مولوی اپنے ساتھ لاؤں گا جو آپ کے سامنے گفتگو کرے مگر مولوی لوگ قادیان آنا پسند نہیں کرتے آپ بٹالہ میں آجاویں۔ فرمایا قادیان سے وہ لوگ اسی واسطے نفرت رکھتے ہیں کہ میں قادیان میں ہوں پھر اگر میں بٹالہ میں ہوا تو بٹالہ اُن کے لئے نفرت کا مقام بنجائے گا۔ قادیان میں وہ ہمارے پاس نہ ٹھیریں کسی اور کے پاس جہاں چاہیں قیام کریں یہاں دہریئے موجود ہیں ان کے پاس ٹھیریں۔ ہم بحث کرنا نہیں چاہتے ہمارا مطلب صرف سمجھا دینا ہے اگر ایک دفعہ اُن کو تسلی نہ ہووے تو پھر سنیں پھر سنیں۔

فرمایا اس دنیا سے اُس جہان میں جانیکے لئے مُردوں کیواسطے تو ایک راہ بنا ہوا ہے اور مُردے ہمیشہ جایا کرتے ہیں مگر اُس کے سوا اور کوئی دوسری سڑک نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح بھی اسی مُردوں والی سڑک کی راہ گئے جو مُردوں میں جا بیٹھے ورنہ حضرت یحییٰ کے پاس کیونکر جا بیٹھے۔

فرمایا تقوی کا اثر اسی دنیا میں متقی پر شروع ہو جاتا ہے یہ صرف اُدھار نہیں۔ نقد ہے بلکہ جس طرح زہر کا اثر اور تریاق کا اثر فوراً بدن پر ہوتا ہے اسی طرح تقوی کا اثر بھی ہوتا ہے

مختصر نوٹ اور جملے

کفارہ اور تثلیث کی تعلیم جسکا ایک نام صلیبی فتنہ ہے الٰہی تعلیم کے سخت مخالف ہے اور جبکہ یہ زمانہ صلیبی فتنہ کے عروج اور طوفان کا زمانہ ہے خدا تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے موافق ارادہ کیا ہے کہ اس فتنہ کو پارہ پارہ کرے اور یہ بات تیرہ سو سال پیشتر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ بتادی تھی کہ جس شخص کی ہمت دعا اور قوت بیان اور تاثیر کلام اور انفاس کا فرکش سے یہ فتنہ فرو ہوگا اُسی کا نام مسیح موعود ہوگا۔ پھر کیا شک ہے ماننے میں مجھے اس مسیح کے جس کی مماثلت کو خدا نے بتادیا

مسیح موعود اور عام مخالف الرای مسلمانوں میں بڑا فرق ہے؟ مسیح موعود جو عام مخالف الرائے مسلمانوں کے ذہن میں ہے وہ خونی مسیح ہوگا اور خونی مہدی اُس کے ساتھ ہوگا۔ ان کا خیال ہے کہ وہ آکر تلوار اور تفنگ سے کام لیگا۔ مگر مسیح موعود کسی خونی مسیح اور خونی مہدی کے آنے کی تعلیم نہیں دیتا وہ دنیا کی حکومت اور ریاست کا خواستگار نہیں وہ بغاوت کو سخت بدذاتی اور جہاد بالسیف کو اس وقت حرام قرار دیتا ہے۔ وہ صلحکاری سے حق کو پھیلانا چاہتا ہے اور ان تمام باتوں سے بیزار کی تعلیم دیتا ہے جو فتنہ کی باتیں ہوں یا جوش دلانے والے منصوبے ہوں جہاد کی ممانعت کا فتوی کس نے جاری کیا؟ مسیح موعود نے۔ کیا آپ نے نہیں سُنا

نظم

تم میں سے جسکو دین و دیانت سے ہے پیار
اب اس کا فرض ہے کہ وہ دل کرکے استوار
لوگوں کو یہ بتائے کہ وقت مسیح ہے
اب جنگ اور جہاد حرام اور قبیح ہے

مسلمانو! تمھاری دینی حرارت اور ایمانی غیرت کہاں گئی؟ جب کہ تم میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ وہ پاک ذات جس کے غضب کی آگ ایک صاعقہ ہے جو ہمیشہ جھوٹے ملہموں اور مفتریوں کو بھسم کرجاتی ہے اور جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبوت کو صادق کی شناخت اور صداقت کا ایک معیار مقرر کیا ہے) کبھی کبھی بعض جھوٹے مفتریوں کو بھی ۲۳ سال تک کی مہلت دیدیتا ہے کیا اس کے مفہوم سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت حقہ پر زد نہیں پڑتی؟ کیا اس سے قرآن کریم پر حرف نہیں آتا؟ افسوس تمھاری دینداری اور اتقا کا یہ حال ہے تم نہیں سوچتے کہ خدا کے ایک راستباز کی مخالفت اور انکار نے تمھاری کہاں تک نوبت پہونچادی دیکھو یہی سچ ہے جو خدا تعالیٰ نے فرمایا وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ کَذِبًا۔ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ تم کبھی کسی ایسے مفتری علی اللہ کی نظیر نہیں دکھا سکو گے۔ جس نے یہ کہا ہو کہ فلاں فلاں الہام مجھے خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوا ہے حالانکہ کبھی نہ ہوا ہو۔ ایسا مفتری تمہارے قادر وغیور کے غضب سے ہرگز نہیں بچ سکتا۔ اور جب تک کوئی ایسا مفتری پیش نہ کیا جاوے جس نے ایسے الہامات افترا کرکے پیش کئے ہوں یہ دعوی کرنا کہ مفتری علی اللہ ۲۳ سال تک زندہ رہ سکتا ہے قرآن کریم کی بے حرمتی کرنا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت حقہ کو باطل سے ملتبس کرنا۔ اتقوا اللہ اتقوا اللہ!! اتقوا اللہ!!! یاد رکھو!

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولیٰ سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں کرتا وہ اپنے پاک بندوں کو

ہمارا مذہب یہ ہے کہ نبوت کی حقیقی معنوں کے رو سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کوئی **نیا نبی** آسکتا ہے اور نہ **پرانا** اور قرآن شریف ایسے نبیوں کے ظہور سے مانع ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حقیقی نبوت کے دروازے بکلی بند ہیں مگر خونی مہدی اور خونی مسیح کی منتظر یہ مانتے ہیں کہ نہیں مسیح ابن مریم اسرائیلی نبی کی واپسی کے لئے ابھی ایک کھڑکی کھلی ہے۔ جب ان کا یہ اعتقاد ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ انصاف کر کے بتاؤ کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حقیقی نبی آگیا اور خاتم الکتب قرآن کے بعد وحی نبوت کا سلسلہ شروع ہو گیا تو **ختم نبوت کیونکر ہوا**؟ کیا نبی کی وحی وحی نبوت ہوگی یا کچھ اور یا مسیح منصب نبوت سے معزول ہو کر آئے گا؟ سلیم الفطرۃ ناظرین خود سمجھ لیں گے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو **خاتم النبین** احمدی قوم مانتی ہے یا وہ جو اس زمرہ سے خارج ہے ایک طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین کہنا دوسری طرف ایک اسرائیلی نبی کی آمد کا منتظر رہنا۔ ع

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

جب کہا جاتا ہے کہ **توبہ** اور **دعا** عذاب کے وقت مفید ہے اور اس سے آنے والا عذاب ٹل جاتا ہے تو دہریت کے رنگ میں رنگین فلسفی مزاج کہہ اٹھتے ہیں کہ یہ قانون قدرت کے خلاف ہے مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ کیوں اس طبعی رجحان اور فطرتی میلان کی طرف توجہ نہیں کرتے کہ جب شدت سے وبا کی آگ بھڑکتی ہے تو طبعًا دنیا کی تمام قومیں دعا اور توبہ اور استغفار اور صدقہ اور خیرات کی طرف مشغول ہو جاتی ہیں اور رجوع الی اللہ کیلئے ایک طبعی حرکت اور قدرتی توجہ نظر آتی ہے اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ نزول عذاب کے وقت طبائع انسانیہ کا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا ایک طبعی امر ہے اور یہ ایک علاج ہے اس مصیبت کا جو آسمان سے آنے والی ہوتی ہے۔ ولنعم ما قیل

بترسید از خدای بے نیاز و سخت قہاری
نمی بینم کہ بد بیند خدا ترسے نکوکاری

یہ سچی بات ہے کہ خدا تعالےٰ کبھی اپنے وجود کو بے دلیل نہیں چھوڑتا اور اس کے وجود کے زندہ براہین اور آیات بینات میں سے زبردست دلیل وہ **وجود** ہوتا ہے جو اس کی طرف سے مامور ہو کر آتا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی اس قدیم سنت کے موافق (جیسا کہ وہ تمام نبیوں پر ظاہر ہوا اور ہمیشہ سے زمین کو تاریک پا کر روشن کرتا رہتا ہے) اس زمانہ کو بھی اپنے فیض اور نور سے محروم نہیں رکھا بلکہ اس نے دنیا کو آسمانی روشنی سے دور پاکر . . . . چاہا کہ دنیا کو ایک نئی معرفت سے منور کرے اور تازے نشان دکھلائے چنانچہ اس نے **امام ربانی حضرت میرزا غلام احمد قادیانی** علیہ الصلوۃ والسلام) کو چودھویں صدی کا **بدر** بنا کر **مسیح موعود** اور **مہدی معہود** کے نام سے بھیجا جس نے آکر کہا۔

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند
می درخشم چوں قمر تابم چو قرص آفتاب
کور چشم آنانکہ در انکار ما افتادہ اند
آسماں بارد نشاں الوقت می گوید زمیں
ایں دو شاہد از پئے تصدیق من استادہ اند

بتیس ہزار سے زیادہ لوگوں نے اس آواز کو سنا اور **امنا واکتبنا مع الشاھدین** کہہ کر اس کے پیچھے ہو لئے مگر ابھی بہت سے بد قسمت ہیں جو تاریکی میں پڑے ہوئے بھٹکتے ہوئے پھرتے ہیں وہ اسکو شناخت کرنے کے قابل ہو سکیں اگر وہ اسکو اسکے کاموں سے پہچانیں وہ دیکھیں گے کہ اس سے ان کاموں کا صدور ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ سے تائید یافتہ انسان کے سوا کوئی نہیں کر سکتا ہم یقیناً کہتے ہیں کہ اگر وہ روح اور راستی سے بدظنی اور بدگمانی چھوڑ کر صبر اور استقلال سے اسکی **خدا نما مجلس** میں بیٹھیں گے تو خود ان کے دل ان سے بول اٹھیں گے

الیس اللہ بکاف عبدہ مرزا غلام احمد
مسیح وقت و مہدی ہم محمد برسر ایں گمد

جب انسان خدا تعالیٰ کی رضا کے رستہ میں خود محنت اٹھاتا ہے اور خود غرضی اور نفسانیت کو چھوڑ کر کلیتًا اس کی طرف جھکتا ہے اور اپنے جان و مال کو اس کی راہ میں فدا کرنے لگتا ہے تو اسکو رسمی ایمان میں جو آبا و اجداد سے اسنے وراثتًا پایا ہوا ہے ایک قسم کا اطمینان پیدا ہوتا ہے اس کے بعد وہ اس درجہ میں پہونچتا ہے جہاں ان امور کی (جنکو محض ایمانی یا اعتقادی طور پر مانتا تھا) اصل حقیقت کو دیکھنے لگتا ہے یا محسوس کرنے لگتا ہے۔ پھر آخری درجہ میں قرآن کریم کی اصطلاح میں فلاح کا درجہ ہے اللہ تعالےٰ اس کا رفیق ہادی اور محافظ ہو جاتا ہے اور اسپر تائیدات غیبیہ رویائے صادقہ۔ مکاشفات۔ مکالمات الٰہیہ۔ اور تفہیم ربانی کے دروازے کھل جاتے اور انعامات الٰہیہ بارش کیطرح اسپر برستے ہیں اسوقت اس کا وجود آیت اللہ کہلاتا ہے یا خدا نما ہوتا ہے اس زمانہ میں خدائے زمین و آسمان نے یہ شرف اپنے بندہ

میرزا غلام احمد قادیانی
علیہ الصلوٰۃ والسلام

کو دیا ہے جس نے پکار کر کہا ہے

آں خدائے کہ از واہل جہاں بے خبر اند
برمن او جلوہ نمود ست گر اہلی بپذیر

اے خدا اے چشمۂ نور ہدے
از کرم ہا چشم ایں امت کشا۔

یکم اگست ۱۹۰۱ء کی شام

حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حضور جناب مولوی عبدالکریم صاحب سلمہ ربہ نے ایک شخص کو پیش کیا اور عرض کیا کہ یہ شخص بہت سی گدیوں میں پھرا ہے اور بہت سے پیروں اور مشائخ کے پاس ہو آیا ہے حضرت اقدس نے شخص مذکور کو مخاطب کرکے فرمایا اچھا کہو کیا کہتے ہو۔

شخص۔ حضور میں بہت سے پیروں کے پاس گیا ہوں مجھ میں بعض عیب ہیں اوّل۔ میں جس بزرگ کے پاس جاتا ہوں تھوڑے دن رہ کر پھر چلا آتا ہوں اور طبیعت اُس سے بد اعتقاد ہو جاتی ہے۔

دوم۔ مجھ میں غیبت کرنے کا عیب ہے

سوم عبادت میں دل نہیں لگتا۔ اور بھی بہت سے عیب ہیں۔

حضرت اقدس۔ میں نے سمجھ لیا ہے اصل مرض تمہارا بے صبری کا ہے باقی جو کچھ ہے اس کے عوارض ہیں۔ دیکھو انسان اپنے دنیا کے معاملات میں جبکہ بے صبر نہیں ہوتا اور صبر و استقلال سے انجام کا انتظار کرتا ہے پھر خدا کے حضور بے صبری لے کر کیوں جاتا ہے کیا ایک زمیندار ایک ہی دن میں کھیت میں بیج ڈال کر اسکے پھل کاٹنے کے فکر میں ہو جاتا ہے یا ایک بچہ کے پیدا ہوتے ہی کہتا ہے کہ یہ اسی وقت جوان ہو کر میری مدد کرے۔ خدا تعالےٰ کے قانون قدرت میں اس قسم کی عجلت اور جلد بازی کی نظیر یا نمونے نہیں ہیں وہ سخت نادان ہے جو اس قسم کی جلد بازی سے کام لینا چاہتا ہے اُس شخص کو بھی اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھنا چاہیئے جس کو اپنے عیب عیب کی شکل میں نظر آجاویں ورنہ شیطان بدکاریوں اور بداعمالیوں کو خوش رنگ اور خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے۔ پس تم اپنی بے صبری کو چھوڑ کر صبر اور استقلال کے ساتھ خدا تعالےٰ سے توفیق چاہو اور اپنی گناہوں کی معافی مانگو بغیر اس کے کچھ نہیں ہے۔ جو شخص اہل اللہ کے پاس اس غرض سے آتا ہے کہ وہ پھونک مار کر اصلاح کر دیں۔ وہ خدا پر حکومت کرنی چاہتا ہے یہاں تو محکوم ہو کر آنا چاہیئے ساری حکومتوں کو جب تک چھوڑتا نہیں کچھ بھی نہیں بنتا۔

جب بیمار طبیب کے پاس جاتا ہے تو وہ اپنی بہت سی شکایتیں بیان کرتا ہے مگر طبیب شناخت اور تشخیص کے بعد معلوم کر لیتا ہے کہ اصل میں فلاں مرض ہے وہ اسکا علاج شروع کر دیتا ہے۔ اسی طرح سے تمھاری بیماری صرف بے صبری کی ہے اگر تم اس کا علاج کرو تو دوسری بیماریاں بھی خدا چاہے تو رفع ہو جائینگی۔ ہمارا تو یہ مذہب ہے کہ انسان خدا تعالیٰ سے کبھی مایوس نہ ہو اور اُس وقت تک طلب میں لگا رہے جب تک کہ غرغرہ شروع ہو جاوے جب تک اپنی طلب اور صبر کو اس حد تک نہیں پہونچاتا انسان بامراد نہیں ہو سکتا۔ اور یوں خدا تعالےٰ قادر ہے وہ چاہے تو ایک دم میں بامراد کر دے مگر عشق صادق کا یہ تقاضا ہونا چاہیئے۔ کہ وہ راہ طلب میں پویاں رہے۔ سعدی نے کہا ہے

گر نباید بدوست رہ بردن
شرط عشق ست در طلب مردن

مرض دو قسم کے ہوتے ہیں ایک مرض مستوی اور ایک مرض مختلف مرض مستوی وہ ہوتا ہے* جس کا درد وغیرہ محسوس ہوتا ہے اس کے علاج کا تو انسان فکر کرتا ہے اور مرض مستوی کی چنداں پروا نہیں کرتا۔ اسی طرح سے بعض گناہ تو محسوس ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ انسان اُنکو محسوس بھی نہیں کرتا اس لئے ضرورت ہے کہ ہر وقت انسان خدا تعالیٰ سے استغفار کرتا رہے۔ قبروں پر جانے سے کیا فائدہ خدا تعالیٰ نے تو اصلاح کے لئے قرآن شریف بھیجا ہے اگر پھونک مار کر اصلاح کر دینا خدا تعالیٰ کا قانون ہوتا تو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ برس تک مکہ میں کیوں تکلیفیں اُٹھاتے ابو جہل وغیرہ پر اثر کیوں نہ ڈالدیتے ابو جہل کو جانے دو ابو طالب کو تو آپ سے بھی محبت تھی غرض بے صبری اچھی نہیں ہوتی اس کا نتیجہ ہلاکت تک پہونچاتا ہے۔

عسلِ مصفّٰی *

یہ عجیب و غریب کتاب میری نظر سے گذری ہے فی الواقع یہ اسم بامسمیٰ اور اپنے برکات کے لحاظ سے اپنی آپ ہی نظیر ہے۔

حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات اور حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی حقہ کے اثبات کے لئے ہمیں اسقدر دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ موجود ہیں کہ گویا یہ کتاب ادلہ کاملہ کا ایک بحر ذخار یا محیط بے کنار ہے۔ لاریب یہ کتاب اہل حق کے لئے ایک نشان ممتاز اور مایہ فخر و ناز ہے اور طالبان حق کے لئے سرمایہ ہدایت و رشد۔ اور واعظین اور مناظرین سلسلہ کے لئے مجموعہ دلائل عقلیہ و نقلیہ۔ ہر ایک طالب اس کتاب کی نادر ترتیب کی پیروی اور تتبع سے یقیناً کامیابی کی راہ حاصل کرتا اور منزل مقصود تک پہونچ سکتا ہے۔

اس کے مکرم مؤلف اخویم میرزا خدا بخش صاحب ابو العطا کی قابلیت اور باریک بینی اور دقت فہم اور وسیع النظری اور بلند پروازی اس کتاب کی بتویب اور دقیق و رقیق استدلالات سے ظاہر ہے جو کچھ آپ نے اس تالیف میں اپنی عزیز اوقات کو صرف فرما کر اپنی قوم اور نیز دیگر حق پسندوں کو فائدہ پہونچایا ہے وہ قابل قدر اور موجب شکریہ ہے۔ شکر اللہ

* جس کا درد وغیرہ محسوس نہیں ہوتا جیسے برص اور مرض مختلف وہ ہے۔

دارالامان میں دوسری اگست

آج جمعہ کا دن ہے صبح آٹھ بجے کے قریب ڈاکٹر رحمت علی صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ چھاؤنی میانمیر تشریف لائے۔ جمعہ کی نماز چھوٹی اور بڑی دونوں مسجدوں میں ادا ہوئی۔ صاحبزادہ مبارک احمد سلمہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت آج بحمد اللہ نسبتاً بہت اچھی رہی۔ مغرب کی نماز کے بعد حضرت اقدس ایدہ اللہ بنصرہ حسب معمول نماز بیٹھے رہے۔ ایک+ شخص نے جو کئی دن سے دارالامان میں آیا ہوا تھا ایک عجیب حرکت کی اس نے قرآن شریف کو ہاتھ میں لیکر کہا کہ یا امام پاک! یہ خدا کا کلام ہے میں اسکو پیش کرتا ہوں اور تین سو روپیہ آپ سے مانگتا ہوں اور قرآن شریف کو بار بار حضرت اقدس کے ہاتھ میں دیتا اور اصرار کرتا تھا کہ آپ اسکو رکھیں۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ ہم قرآن شریف ہی کی تعلیم دینے کو آئے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف تو اسلئے بھیجا ہے کہ اسپر عمل کیا جاوے اس میں کہیں نہیں لکھا کہ خدا کسی کو مجبور کرتا ہے (یعنی قرآن شریف کی تعلیم تو صاف ہے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا۔ ایڈیٹر) انسان کی ہر حالت خواہ وہ آرام کی ہو یا تکلیف کی گذر ہی جاتی ہے کیونکہ وقت تو اسکی پروا نہیں کرتا۔ چنانچہ کسی نے کہا ہے۔ شب تنور گذشت و شب سمور گذشت + پھر انسان کیوں اس کام کو مقدم نہ کرے جو اس کا اصل فرض ہے ہمارے نزدیک سب سے بڑی ضرورت آج اسلام کی زندگی کی ہے۔ اسلام ہر قسم کی خدمت کا محتاج ہے اس کی ضرورتوں پر ہم کسی ضرورت کو مقدم نہیں کر سکتے خدا تعالیٰ نے جو یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے ہم معصیت سمجھتے ہیں کہ اس کام کو چھوڑ دیں دو بیمار ہوتے ہیں ایک ان میں سے اگر مر جاوے تو کچھ حرج نہیں ہوتا لیکن ایک ایسا ہوتا ہے اگر وہ مر جاوے تو دنیا تاریک ہو جاتی ہے پس یہی حالت اسلام کی ہو رہی ہے آج سب سے بڑی ضرورت یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو اور بن پڑے اسلام کی خدمت کی جاوے* جسقدر روپیہ ہو وہ اسلام کی احیا میں خرچ کیا جاوے۔ میں اب تمہارے اسطرح پر قرآن شریف پیش کرنے کو کیا کروں میں تمہارا فکر کروں یا قرآن شریف کا فکر کروں میرے لئے تو قرآن ہی کا فکر مقدم پڑا ہوا ہے اور جو کام خدا نے میرے سپرد کیا ہے اسے میں کیونکر چھوڑ دوں۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اسلام کا کیسا حال ہو گیا ہے؟ کوئی ناجائز کام کسی تاویل اور پناہ لینے سے روا نہیں ہو جاتا تمہاری یہ قسم دراصل ناجائز ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ ایک شخص قتل کا مستوجب تھا وہ بیت الحرام میں داخل ہو گیا صرف اس خیال سے کہ اسکی شان میں آیا ہے مَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اسکو وہیں قتل کیا جاوے اس طرح اگر کوئی لوگوں کو قسمیں دیکر اپنے اغراض کو پورا کرنے پر مجبور کرے تو وہ ساری دنیا کا کام آج تمام کر دیتا اور خدا کے احکام سے امان اٹھ جاتا ہے اور ایسے طریقوں اور حیلوں سے تو آج اسلام کی یہ حالت ہو گئی ہے+ ہمارا یہ مذہب نہیں ہے کہ دینی حالت کا لحاظ نہ کریں اور اسکی پروا نہ ہو۔ نہیں بلکہ ہمارے نزدیک وہ سب سے مقدم ہے تم نے جو طریق اختیار کیا ہوا ہے اسکو خدا تعالیٰ جائز نہیں رکھتا۔

اس کے بعد ڈاکٹر رحمت علی صاحب نے اپنا ایک خواب عرض کیا کہ کسی نے اعتراض کیا کہ مسیح کی نسبت آیا ہے وہ بہت مال دے گا میں نے اسکو کہا کہ کس قدر مال دینے والا ہے کوئی لینے والا بھی ہو دس ہزار ایک کتاب کے ساتھ ہے پانچ ہزار ایک کے ساتھ ہے وغیرہ حضرت اقدس نے فرمایا ہاں درست ہی مگر قرآن شریف کو خدا تعالیٰ نے خیر کہا ہے چنانچہ فرمایا مَنْ یُّؤْتَ الْحِکْمَۃَ فَقَدْ اُوْتِیَ خَیْرًا کَثِیْرًا۔ پس قرآن شریف معارف اور علوم کے مال کا خزانہ ہے خدا تعالیٰ نے قرآنی معارف اور علوم کا نام بھی مال رکھا ہے۔ دنیا کی برکتیں بھی اسی کے ساتھ آتی ہیں۔ ازاں بعد پھر اسی قرآن فروش نے کہا کہ یا امام پاک نبیوں نے تو خدا کے کلام کو واپس نہیں کیا آپ تو امام پاک ہیں آپ کیوں واپس کرتے ہیں؟ حضرت نے فرمایا تم نے نبیوں کو کہاں دیکھا ہے اس نے کہا کہ یا حضرت آپ کو تو دیکھا ہے فرمایا تم نے ہمکو بھی نہیں دیکھا اگر تم دیکھتے تو ایسی بیجا حرکت نہ کرتے۔

تھوڑی دیر کے بعد وہ چلا گیا۔

پھر ڈاکٹر رحمت علیصاحب کچھ اپنی مقامی حالات سناتے رہے اور گورنمنٹ انگلشیہ کی حکومت کی برکات کا ذکر کرتے رہے کہ اس نے فوجوں میں نماز اور اپنے مذہب کی پابندیوں کے لئے پورا وقت اور فرصت دے رکھی ہے بشرطیکہ کوئی کرنے والا ہو۔ ہر مذہب کے لوگوں کے لئے ایک ایک مذہبی پیشوا مقرر کر رکھا ہے اور نماز کی اوقات میں کوئی کام نہیں رکھا + ہاں جمعہ کی تکلیف ہے۔ حضرت اقدس نے فرمایا کہ یہ تکلیف بھی جاتی رہتی اگر سب مسلمان ملکر درخواست کرتے مگر ان مجنونوں نے تو ہندوستان کو دارالحرب قرار دیکر جمعہ کی فرضیت کو ہی اڑانا چاہا ہے افسوس!

پھر اس شخص نے جس کا ذکر یکم اگست کی کالم میں آیا ہے سوال کیا کہ حضرت احتیاطی نماز کے لئے کیا حکم ہے فرمایا احتیاطی نماز کیا ہوتی ہے جمعہ کے تو دو ہی فرض ہیں احتیاطی فرض کچھ چیز نہیں۔ فرمایا لدھیانہ میں ایک بار میاں شہاب الدین بڑے پکے موحد نے جمعہ کے بعد احتیاطی نماز پڑھی۔ میں نے ناراض ہو کر کہا کہ یہ تم نے کیا کیا تم تو بڑے پکے موحد تھے اس نے کہا کہ مینے جمعہ کی احتیاطی نہیں پڑھی بلکہ مینے مار کھائی احتیاطی پڑھی ہے۔

+ اس شخص کا نام منصور علی ہے اور وہ محکمہ پولیس میں ملازم ہے اور قادیان میں کسی خاص ڈیوٹی پر آیا تھا۔ ایڈیٹر

اس کے بعد مولوی بہار الدین صاحب احمد آبادی نے پوچھا کہ مکتوبات امام ربانی میں مسیح موعود کی نسبت لکھا ہے کہ وہ حنفی مذہب پر ہوگا اس کا کیا مطلب ہے فرمایا اس سے یہ مراد ہے کہ جیسے حضرت امام اعظم قرآن شریف ہی سے استدلال کرتے تھے اور قرآن شریف ہی کو مقدم رکھتے تھے اسی طرح مسیح موعود بھی قرآن شریف ہی کے علوم اور حقائق کو لیکر آئے گا۔ چنانچہ اپنے مکتوبات میں دوسری جگہ انھوں نے اس راز کو کھول بھی دیا ہے اور خصوصیت سے ذکر کیا ہے کہ مسیح موعود کو قرآنی حقائق کا علم دیا جاوے گا۔

پھر حکیم اکست والے صاحب نے کہا کہ مہدی کی نسبت لکھا ہے کہ وہ خون کرے گا وغیرہ۔ حضرت نے فرمایا میں نے تمھارا مطلب سمجھ لیا ہے یاد رکھو مہدی کی نسبت جو حدیثیں ہیں جن میں لکھا ہے کہ وہ جنگ کرے گا اور خون ریزی کرے گا۔ ان کی نسبت خود ان مولویوں نے لکھدیا ہے کہ بہت سی حدیثیں ان میں موضوع ہیں اور قریباً سب کی سب مجروح ہیں ہمارا یہ مذہب نہیں ہے کہ مہدی آئے گا تو خون کرتا پھرے گا بھلا وہ دین کیا ہوا جس میں سوائے جنگ اور جدال کے اور کچھ نہ ہو۔ جہاد کے مسئلہ کو بھی ان نادانوں نے نہیں سمجھا۔ قرآن شریف تو کہتا ہے لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ تو کیا اگر مہدی آکر لڑائیاں کرے گا تو اکراہ فی الدین جائز ہوگا اور قرآن شریف کے اس حکم کی بےحرمتی ہوگی۔ اس کے آنے کی غرض تو یہ ہے کہ وہ اسلام کو زندہ کرے یا یہ کہ اس کی توہین کرے۔ اگر دین میں لڑائیاں ہی ضروری ہوتی ہیں تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۱۳ برس تک مکہ میں رہ کر کیوں نہ لڑے ہر قسم کی تکلیف اٹھاتے رہے اور پھر بھی آپ نے ابتدا نہیں کی اور ہمارا مذہب ہے کہ جبراً مسلمان کرنے کے واسطے لڑائیاں ہرگز نہیں کی ہیں بلکہ وہ لڑائیاں خدا تعالیٰ کا ایک عذاب تھا اُن لوگوں کے لئے جنھوں نے آپکو سخت تکالیف دی تھیں اور مسلمانوں کا تعاقب کیا اور اُن کو تنگ کیا تھا۔ پس یہ ہرگز صحیح نہیں ہے کہ اسلام تلوار دکھاتا ہے اسلام تو قرآن اور ہدایت پیش کرتا ہے۔ وہ صلح اور امن لے کر آیا ہے اور دنیا میں کوئی ایسا مذہب نہیں جو اسلام کی طرح صلح پھیلاتا ہو۔ پس یہ غلط ہے کہ مہدی جنگ کرے گا ہمارا یہ مذہب ہرگز نہیں بھلا اگر تلوار مار کر لوگوں کو ہلاک کر دیا اور اُن کے املاک لوٹ لئے تو اس سے فائدہ کیا ہوا۔ جس مہدی ہونے کا ہمارا دعویٰ ہے یہ تو قرآن شریف سے ثابت ہے جیسے موسوی سلسلہ مسیح پر آکر ختم ہوا اسی طرح خدا تعالیٰ نے ایک خاص مناسبت کی وجہ سے اس سلسلہ کو بھی ایک محمدی مسیح پر ختم کیا ہے اور مہدی نام اس کا اس لئے رکھا ہے کہ وہ براہ راست خدا تعالیٰ سے ہدایت پائیگا اور ایسے وقت میں آئے گا جب کہ دنیا سے نور ہدایت اٹھ گئے ہونگے۔ پھر ایک لطیف نکات ان دونوں سلسلوں کی مماثلت میں یہ ہے کہ جیسے مسیح موسوی موسیٰ علیہ السلام کے بعد چودھویں صدی میں آیا تھا یہاں بھی مسیح محمدی کی بعثت کا زمانہ چودھویں صدی ہے اور جیسے مسیح موسوی یہودیوں کی سلطنت نہیں بلکہ رومیوں کی سلطنت میں پیدا ہوا تھا اسی طرح محمدی مسیح بھی مسلمانوں کی سلطنت میں نہیں بلکہ انگلش گورنمنٹ کی سلطنت میں پیدا ہوا ہے۔ غرض ہمارا ہرگز یہ مذہب نہیں ہے کہ مہدی آکر لڑائیاں کرتا پھرے گا اور خون ریزی اس کا کام ہوگا۔

نصف نوٹ

مفصلہ ذیل نمبروں کے تین نصف نوٹ ہر ایک قیمتی سو روپیہ ایک سال کے اندر اندر حضرت اقدس مرزا صاحب کی خدمت میں چندہ منارہ میں بھیجے گئے ہیں۔ اور ان کے نصف نوٹ حضور کو ابھی تک نہیں پہنچے اسلئے تمام بھائیوں سے درخواست ہے کہ جس صاحب نے یہ نوٹ بھیجے ہوں وہ اپنے نام اور پتہ سے بہت جلدی اطلاع دیں یا اگر کسی صاحب کو بھیجنے والے کا نام اور پتہ ہو تو چاہیئے کہ وہ اطلاع دیں تاکہ اگر باقی نصف بذریعہ ڈاکخانہ آنے میں گم ہوئے ہوں تو وصولی روپے کا انتظام کیا جاوے نوٹوں کے نمبر یہ ہیں

ع A/10 76805

ع A/10 76806

ع A/10 76807

ان کے علاوہ دو چھوٹے چھوٹے نوٹ اور بھی ان کے ساتھ میں جنکی نمبر اور قیمت حسب ذیل ہے

ع A/10 63215

قیمتی دس روپے

ع A/5 38906

قیمتی پانچ روپے

خاکسار محمد علی از قادیان

رسالہ سراج المنیر حصہ دوم حضرت امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں علماء سلف کی شہادتیں / الاسلام سراج المنیر جلال الدین و المہدی - از ادوار الاولیاء

مکتوب

حضرت امام آخر الزمان علیہ السلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مکرمی اخویم منشی رستم علی صاحب سلمہ
السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

۱۳ و ۱۴ فروری ۱۸۹۸ء کی گذشتہ رات میں مجھے آپ کی نسبت دو ہولناک خوابیں آئیں تھیں جنسے ایک سخت ہم و غم و مصیبت معلوم ہوتی تھی۔ میں نہایت وحشت اور تردد میں تھا کہ یہ کیا بات ہے اور غنودگی میں ایک الہام بھی ہوا کہ جو مجھے بالکل یاد نہیں رہا چنانچہ کل سندر داس کی وفات اور انتقال کا خط پہونچگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ معلوم ہوتا ہے کہ یہ وہی غم تھا جس کی طرف اشارہ تھا خدا تعالےٰ آپ کو صبر بخشے۔

ترا با ہر کہ روئے آشنائی ہست
قرار کارت آخر بر جدائی ہست
ز فرزند بر دلے بارے نباشد
کہ با میر نده اش کارے نباشد

مجھے کبھی ایسا موقعہ چند مخلصانہ نصائح کا آپ کے لئے نہیں ملا جیسا آج ہے سمجھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی غیوری محبت ذاتیہ میں کسی مومن کی اس کے غیر سے شراکت نہیں چاہتی۔ ایمان جو ہمیں سب سے زیادہ پیارا ہے وہ اسی بات سے محفوظ رہ سکتا ہے کہ ہم محبت میں دوسرے کو اس سے شریک نہ کریں اللہ جل شانہ مومن کی یہ علامت فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ۔ یعنی جو مومن ہیں وہ خدا سے بڑھکر کسی سے دل نہیں لگاتے محبت ایک خاص حق اللہ جل شانہ کا ہے جو شخص اس کا حق دوسرے کو دیگا وہ تباہ ہوگا۔ تمام برکتیں جو مردان خدا کو ملتی ہیں اور تمام قبولیتیں جو انکو حاصل ہوتی ہیں کیا وہ معمولی وظائف سے یا معمولی نماز و روزہ سے ملتی ہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ توحید فی المحبت سے ملتی ہیں جو اسی کے ہو جاتے ہیں اسی کے ہو رہتے ہیں اپنے ہاتھ سے دوسروں کو اس کی راہ میں قربان کرتے ہیں۔ میں خوب اس درد کی حقیقت کو پہنچتا ہوں جو ایسے شخصکو ہوتا ہے کہ یکدفعہ وہ ایسے شخص سے جدا کیا جاتا ہے جسکو وہ اپنے قالب کی گویا جان جانتا تھا۔ لیکن مجھے غیرت اسبات میں ہے کہ ہمارے حقیقی پیارے کے مقابل پر کوئی اور نہ ہونا چاہیے۔ ہمیشہ سے میرا دل یہ فتویٰ دیتا ہے کہ غیر سے مستقل محبت کرنا جس سے الٰہی محبت باہر ہو خواہ وہ بیٹا ہو یا دوست کوئی ہو ایک قسم کا کفر اور کبیرہ گناہ ہے جس سے اگر نعمت اور رحمت الٰہی تدارک نہ کرے تو سلب ایمان کا خطرہ ہے۔ سو آپ یہ اللہ جل شانہ کا احسان سمجھیں کہ اپنی محبت کی طرف آپ کو بلایا ہے۔ عَسٰٓی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰٓی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔ اور نیز ایک جگہ فرماتا ہے مَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَۃٍ فَبِاِذْنِ اللّٰہِ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَھْدِ قَلْبَہٗ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ یعنی کوئی مصیبت بغیر اذن اور ارادہ الٰہی کے نہیں پہونچتی اور جو شخص ایمان پر قائم ہوا خدا اسکے دلکو ہدایت دیتا ہے یعنی صبر بخشتا ہے اور اس مصیبت میں جو مصلحت و حکمت تھی وہ اسے سمجھا دیتا ہے اور خدا کو ہر ایک چیز معلوم ہے۔ میں آپکے لئے انشاء اللہ دعا کروں گا اور اب بھی کئی دفعہ کی ہے۔ چاہیئے کہ سجدہ میں ہر روز دلنرات میں کئی مرتبہ یہ دعا پڑھیں۔

یا من ھو احب من کل محبوب
اغفرلی وتب علی وادخلنی
فی عبادک المخلصین۔ آمین

۱۵ فروری ۱۸۹۸ء

مدرسہ تعلیم الاسلام کے والینٹر

جناب قاضی نظیر حسین احمد سررشتہ دار کوئٹہ نے مدرسہ تعلیم الاسلام کی امداد کے لئے ایک تجویز پیش کی تھی کہ کم از کم سو آدمی ایک سال کے لئے اپنے آپ کو مدرسہ کی امداد کے لئے والنٹیر بنائیں اور ماہوار چندہ جمع کرکے بھیجیں اس طرح پر اگر فی کس ایک روپیہ بھی بھیج سکتا تو ایک سو روپیہ ماہوار کی آمدنی کی شکل نکل آتی اس تجویز پر دو چار احباب نے اپنے آپ کو والنٹیر بنانا چاہا مگر ہم افسوس سے ظاہر کرتے ہیں کہ بجز قاضی صاحب موصوف اور ڈاکٹر نعمت خاں صاحب کے باقی احباب نے اپنے کام کو باقاعدہ جاری نہیں رکھا ان دو بزرگوں کے ماہوار چندے آتے ہیں چنانچہ ذیل میں ہم قاضی نظیر حسین صاحب کے بھیجے ہوئے روپیہ کی رسید دیتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالےٰ ان کے ارادوں اور ہمت میں برکت بخشے اور ان رؤسا کے بھی مشکر گذار ہیں جنھوں نے ایک دینی مدرسہ کی ضروریات کو محسوس کرکے اپنے مالوں سے ایک حصہ نکال کر ان کو مزکی بنالیا۔ خدا تعالےٰ ان کو اس کا اجر عظیم عطا فرماوے آمین

رسید زر

معرفت قاضی نظیر حسین احمد صاحب۔ ۲۹ للعہ ۱۲/
بدیں تفصیل

عالیجاہ و ڈیرہ سردار خانصاحب حیف آف رند	سعہ
میر ہزار خان صاحب محمد شاہی	حمہ
قاضی نظیر حسین صاحب	بعہ
منشی دولت خانصاحب احمدی	۲/
شیخ محمد بخش صاحب احمدی	۲/
میر علم خانصاحب کلوہی	عہ

مختلف واقعات

پرانا گورستان۔ جزائر نیوا کے ایک گرجا میں روس کے شہنشاہ پیٹر اعظم کے زمانہ سے لیکر بہت لوگ دفن ہو چکے ہیں جنکی قبریں یکساں صورت کی ہیں اور ان سب پر سفید سنگ مر مر لگا ہوا ہے۔ اور کسی قسم کی نقاشی یا گلکاری نہیں ہے۔ اور بجز ناموں کے جو ان پر لکھے ہوئے ہیں انہیں مطلق تمیز نہیں ہو سکتی۔

تھیئٹر میں بند شیں۔ آسٹریا کے تھیئٹروں میں کسی ایسے شخص کو ایسا یونیفارم پہنکر جانے کا اجازت نہیں ہے جو فوجیں استعمال کیا جاتا ہے۔

جعلی سکے۔ گذشتہ چودہ سالوں کے عرصہ میں جو جعلی سکے پولیس لندن کے ہاتھ آئے یہ سب رائل لیبوریٹری ولیوچ میں پگلائے گئے ہیں۔ انکا وزن چار ہنڈ ویٹ تھا۔ اور کئی سو پونڈ مروجہ سکوں کی تلبیس تھے۔

کفن خوبصورت مخملی پال جو حضور ملکہ معظمہ کے کفن پر تھا۔ فراگمور میں کفن کے ساتھ ہی دفن کیا گیا تھا۔ اور اسپر زر دوزی کام آرٹ سکول کی چھبیس لڑکیوں نے لگاتار اکتیس گھنٹوں میں کام کرنے سے طیار کیا تھا۔

تعجب ہے فرانسیسی ڈاکخانوں کو یہ تازہ فخر حاصل ہوا ہے کہ وہاں ایک نئی مشین ایجاد ہوئی ہے۔ جو چٹھیوں اور پارسلوں کا ٹھیک وزن ہی نہیں کرتی بلکہ ان کے ایک کونہ پر مطلوبہ ٹکٹ کی تعداد بھی لکھدیتی ہے۔

مصنوعی سالمن مچھلی۔ امریکہ کی ایک مچھلی فروش کمپنی نے مغربی صوبجات میں ایک ایسی کل ایجاد کی ہے جس سے دریائے مسی سپی سے بلی کے قسم کی پکڑی ہوئی مچھلیاں کی بہت بھاری مقدار میں کیمیائی حکمت سے ایسا مادہ داخل کر دیا جاتا ہے کہ اس مچھلی کا ذائقہ بعینہ سالمن مچھلی جیسا ہو جاتا ہے اب تک کسی نے اس میں تمیز نہیں کی۔

تیل کا نیا استعمال۔ سمندر کی طوفان کو رفع کرنے میں تو تیل بہت مفید ثابت ہو چکا ہے۔ مگر اب خاک وصول والی سڑکوں کے واسطے بھی عمدہ پایا گیا ہے۔ اس کا تجربہ کیلیفورنیا میں کامیابی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ یہ سڑکوں کو محفوظ کرتا ہے۔ اور بگڑنے نہیں دیتا۔ یہ تیل معدنوں سے حاصل ہوتا ہے۔ اور مٹی میں جذب ہو کر اُسکو سخت کر دیتا ہے اسطرح سڑک کے کمزور حصے سخت ہو جاتے ہیں۔ اور پانی کی طرح مطلق اثر نہیں کرتا۔ اور نہ ہی اسپر کیچڑ ہونے دیتا ہے کیلیفورنیا میں پہلے سال تین دفعہ چھڑکا جاتا ہے۔ دوسرے سال دو دفعہ اور اس کے بعد سال میں ایکدفعہ پھیلایا جاتا ہے۔

بارش کا وقت۔ مینہ دن کے دیگر حصوں کی نسبت صبح کے تین اور آٹھ بجے کے مابین زیادہ تر برستا ہے۔

بڑے بڑے پمپ سب سے بڑے پمپ اُسوقت تیار کئے گئے تھے جب کہ ہالینڈ میں جھیل ہارلم کو خالی کرنا مطلوب تھا۔ یہ گیارہ سال متواتر چار لاکھ ٹن پانی روزانہ نکالتے رہے۔

داڑھی رکھنے کی اجازت روسی ملیٹری جوانوں کو مونچھیں اور داڑھی رکھنے کی اجازت دیگئی ہے۔ ان کے بحری عنصر صرف مونچھیں رکھ سکتے ہیں اور ان کو داڑھیاں جبراً منڈانا پڑتی ہیں۔

متمول ڈاکٹر بنارس کے مشہور ڈاکٹر جے لازرس پندرہ لاکھ روپیہ چھوڑ مرے

متبرک آب۔ ایک ذہین امریکن نے بحر گلیل کے قریب دریائے جارڈن کے کنارہ پر ایک پمپ لگایا ہے جس سے پانی بوتلوں میں بھر کر عیسائی لوگوں کے اصطباغ کے واسطے دنیا کے مختلف حصوں کو بھیجا جاتا ہے۔

دو ووٹوں کا حق بلجئم کے قانون سے ان مجردوں کو جنکی عمر پچیس برس کی ہو ایک ہی ووٹ دینے کا حق ہے۔ شادی شدہ اور رنڈوے جنکا کنبہ موجود ہو دو ووٹ اور مذہبی پیشوا اور سفیدار اور تعلیم یافتہ تین ووٹ دے سکتے ہیں اور جو اشخاص بالکل ووٹ نہ دیں وہ مختلف سزاؤں کے مستوجب ہوتے ہیں۔

علم نجوم کا خاصہ۔ ایک فرانسیسی نجومی مسکنی الیم فلیمارلن کی رائے ہے کہ علم نجوم کی تعلیم سے انسان طویل العمر ہوتا ہے۔ کیونکہ تمام انسانی جوش سرد پڑ جاتے ہیں۔ اپنے اس قول کی تصدیق میں بیان کرتا ہے کہ فرانسیسی نجومی سوسائٹی کے قریباً پچیس ہزار ممبروں میں ایک کی عمر سوا سو برس کی اور بہتوں کی نوے نوے برسوں سے اوپر اور ایک بڑی تعداد کی اسی برس کی ہے۔

سریلی مچھلیاں۔ کئی قسم کی مچھلیاں باجہ کی سی سریں نکالتی ہیں۔ ایک قسم کی مچھلیاں جسکو ٹرگلا ماہی کہتے ہیں لمبی تان کھینچتی ہیں۔ دو قسم کی مچھلیاں ایک چھوٹی حرکت کرنیوالی ہڈی رکھتی ہیں۔ جس سے تیز جھنکار پیدا ہوتی ہے۔ اور امبر بناس قسم کی مچھلیاں ایسی ڈھول کی آواز نکالتی ہیں کہ یہ تیس قدم گہرے پانی سے سنائی دے سکتی ہے۔

پرنس آف ویلز شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم رسم تاج پوشی ادا ہونے کے بعد ڈیوک آف کارنوالس اور یارک پرنس آف ویلز کیئے جاویں گے۔ اس رسم کی تفصیل اسطرح پر بیان کی گئی ہے کہ پرنس شاہانہ لباس میں بادشاہ کے پیش کئے جاتے ہیں۔ جو۔ ایک تلوار کا گاترا ان کے گلے میں اور ان کے ایک ٹوپی سر پر اور ان کے درمیانی انگلی میں انگشتری پہناتے ہیں اور ایک طلائی عصا ان کے ہاتھ میں دیتے ہیں۔ اور ان کی سند کی چٹھیات پڑھے جانے کے بعد ان کے حوالہ کی جاتی ہیں۔

فونوگراف کا نیا استعمال۔ اب طوطوں کو بذریعہ فونوگراف بولنا سکھانے

لگے ہیں۔ لنڈن کے ایک شخص کو جو پرندوں کے پالنے کا بہت ہی مشتاق ہے۔ اس کی طرف توجہ ہوئی ہے۔ اور اس نے اس فن میں اس قدر مہارت پیدا کرلی ہے کہ ایک ماہ کے عرصہ میں ہم جانور تیار کرلیتا ہے۔ پرندوں کی جماعت والے کمروں کے دو حصے کئے گئے ہیں جن میں کسی طرف سے روشنی نہیں پڑتی ہر ایک پرندہ علحدہ علحدہ حصہ میں رکھا جاتا ہے۔ اور دن میں دو تین دفعہ فونوگراف اس کے پاس چھوڑا جاتا ہے جس سے گھنٹوں تک نہایت ہی صاف آواز نکلتی رہتی ہے جس کی طوطی اس تاریکی میں تقلید کرنا سیکھ جاتے ہیں۔

ہندوستانی اور مشرقی ہمسائے ہمعصر انڈین مرر لکھتا ہے کہ۔ "ہم یہ دیکھکر نہایت خوش ہوئے ہیں کہ ہندوستانی نوجوانوں کی جو تعداد صنعتی تعلیم کے واسطے جاپان کو جانے لگی ہے اس میں ہر سال ترقی ہوتی جاتی ہے۔ جب پاس ہی خزانہ موجود ہو تو کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ کیوں نوجوان ہندوستانی دور انگلستان کو جانے کی زیر باریاں اور تکلیفیں اٹھائیں بہتر ہے کہ چین اور جاپان جیسے ایشیائی ممالک کی طرف رخ کیا جائے جاپان کی خوش نصیبی نے اس ملک کو یورپین ممالک کے مساوی درجہ بخشا ہے۔ اب چین کی قسمت نے بھی پلٹا کھایا ہے۔ اور جلد اس کی حالت سدھرنے کی اُمید ہوگئی ہے۔ بہتر ہے کہ جاپان کے دار الخلافہ ٹوکیو میں ہندوستانیوں کی ایک بستی قائم کی جائے۔ اور دیگر ترقی یافتہ ایشیائی ممالک کے ساتھ تعلقات زیادہ تر مضبوط و مربوط کئے جائیں۔"

مسٹر کروگر کی گاڑی معلوم نہیں لنڈن کے اخبار ٹٹ بٹ کو مسٹر کروگر کے ساتھ کیا عناد ہے اخبار مذکور میں جہاں شاہان اور مشاہیر زمانہ کی گاڑیوں کی تعریف کی گئی ہے وہاں مسٹر کروگر سابق پریسیڈنٹ ٹرانسوال کی گاڑی کا تذکرہ کرتے ہوئے بیان کیا گیا ہے کہ اس بیش بہا گاڑی میں یہ بیٹھا ہوا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا جواہرات کے صندوق میں مینڈک ہے۔

امریکہ میں موسم امریکہ میں گرمی اور امساک باراں کا ابھی بہت زور ہے جبکی وسطی اور مغربی صوبجات میں زیادہ تر شکایت ہے جس سے اسٹوا۔ مسوری۔ نیبرسکا اور کنساس میں تین سو بارہ بشل گیہوں کا نقصان ہوگا۔

تازہ ہلاکت بھٹنڈہ میں منرلی براور زادہ کے ایجنٹ پنڈت تمسلام کو اس کے ایک سکھ دوست نے ہلاک کیا۔ ملزم نے اسکی چھاتی اور رانوں پر ایسے زخم کاری لگائے کہ وہ جانبر نہ ہوسکا مسٹر وار برٹن صاحب انسپکٹر جنرل پٹیالہ پولیس نے یہ خبر سنتے ہی صاحب سپرنٹنڈنٹ برنالہ کو تحقیقات کے واسطے تعینات فرمایا۔

عمدہ خیال ہے امریکہ کے کروڑ پتی مسٹر جان راکفیلر صرف روپیہ پیدا کرنا ہی نہیں جانتے بلکہ اسکو عمدہ طور پر خرچ کرنا بھی جانتے ہیں یہ اکثر کہا کرتے ہیں کہ۔ اگر کنوئیں سے پانی کا نکلنا بند کیا جائے تو وہ سڑ جاتا ہے۔

گرمائی تعطیلیں - چیف کورٹ پنجاب بوجہ گرمائی تعطیلوں کے ۱۸ اگست ۱۹۱۰ء سے لے کر ۱۰ اکتوبر ۱۹۱۰ء تک بند رہے گا اسی اثنا میں بجز اتواروں اور تعطیلوں کے ان اشخاص کی درخواستیں برابر لی جائیں گی جو پیش کرنا چاہیں۔ مگر جن درخواستوں اور متفرق کارروائیوں کا دفعتاً فیصلہ ہونا ناممکن ہوگا وہ کورٹ کے مکرر کھلنے تک ملتوی کی جائینگی۔

جدید تشخیص - ضلع جھنگ میں بجز اس رقبہ کے جو نہر چناب کی آبادی کی حدود میں واقعہ ہے۔ مالیہ اراضی کی مکرر تشخیص ہونیوالی ہے۔

طغیانی - ڈیرہ غازی خاں کی خبروں سے واضح ہوا ہے کہ دریائے سندھ میں طغیانی بہت زیادہ ہوگئی ہے۔ اگر پہلے بمبئی گرینیڈیر دستہ کو وہاں سے ہٹانا ضروری معلوم ہوا تو یہ پونہ کو روانہ کیا جائے گا نہ کہ بمبئی کو۔

برٹش ریلوے - برٹش کلاں میں بلحاظ رقبہ صوبجات متحدہ امریکہ کی نسبت آٹھ گونہ زیادہ ریلوے ہے۔

پہاڑی مقام - اخبار پائنیر کو معلوم ہوا ہے کہ حضور ویسرائے کے دورہ پر روانہ ہونے سے پہلے گورنمنٹ پنجاب کے گرمائی سٹیشن کا فیصلہ کیا جائے گا۔

مجموعہ ضابطہ دیوانی - گو یہ مجموعہ غالباً اس موسم میں وائسرائیگل لیجسلیٹو کونسل کے پیش ہو جائے گا مگر اُمید نہیں کہ قبل سنہ ۱۹۱۲ء پاس ہوسکے۔ یہ کچھ عرصہ سے لیجسلیٹو ڈیپارٹمنٹ میں تیار ہو رہا ہے۔ مگر لوکل گورنمنٹوں اور پبلک جماعات نے ابھی اسپر غور کرنا ہے جس کے واسطے بہت عرصہ درکار ہوگا۔

کیا عمدہ نسبت ہے - کینیڈا کے ایک اخبار میں درج ہے کہ وہاں ایک اٹھارہ سالہ لڑکی پچانوے برس کے بوڑھے کے ساتھ بیاہی گئی ہے پہلے اس پیر نابالغ کی ہما نوجوان عروس کی پردادی کے ساتھ نسبت ہوئی تھی۔

صحت یابی بڑی مسرت کی بات ہے کہ گدی اودیپور کے ولیعہد جنکی صحت پچھلے دنوں مایوسی دلا رہی تھی۔ اب بخوبی صحت یاب ہورہے ہیں۔ ہز ہائنس کلکتہ کے مشہور کبیراج دوار کا ناتھ کے زیر علاج ہیں۔

اخلاص فی الدین

یہ ایک مضمون ہے جو مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے ایک خطبہ سے ایڈیٹر الحکم نے لکھا۔

مَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ

اس آیت پر غور کرتے ہوئے اور سوچتے ہوئے مجھے بڑا لطف آیا۔ اس حصہ آیت پر اگر انسان دل سے کر سوچے تو صاف طور پر اس کی روح شہادت دے گی کہ یہ انسان کا کلام نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے کیونکہ اخلاص کا حکم دینا یہ انسان کا کام نہیں ہے حقیقت میں یہ بڑی بھاری بات ہے خالق فطرت قویٰ کے جذبات کا علیم ہی یہ حکم دے سکتا ہے کہ ہر کام کی بنا اخلاص پر ہو۔ کسی قسم کی ریا اس میں نہ ہو اس لئے کہ بادی النظر میں تو ایک فاحشہ عورت یا ایک سفاک قزاق یا ڈاکو بھی نماز پڑھتے ہیں اور ایک پاکباز اور خداشناس بھی نماز پڑھتا ہے ان میں امتیاز کیا ہوتا اس ظاہری شکل میں ارکان کی بجا آوری میں تینوں میں مابہ الامتیاز کیا ہے ممکن تھا یہ کہا جاتا کہ امتیاز کی ضرورت نہیں مگر ایک نماز ہی شکل کرنا میں مصروف ہو جاتی ہے اور دوسرا ڈاکہ زنی میں لگ جاتا ہے اور تیسرا خدا کے عزت کے کاموں میں لگ گیا یہ بجائے خود ایک قسم کا امتیاز ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک ہستی نماز مندیوں کی پڑتال کرنیوالی ہے۔ حقیقت میں اس عظیم الشان بات نے خوف اور امید کو پیدا کیا ہے۔ اگر اخلاص نہ ہوتا تو درجات نہ ہوتے اور خدا کی حکومت ممیز حکومت نہ ہوتی ایک گداختہ دل شخص ہے جو سوتا ہے تو اللہ کے لئے اٹھتا ہے تو اسی کے لئے اس کا چلنا پھرنا کھانا پینا جو کچھ ہے اس سے بجز اس کے اور کچھ مقصود ہی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت و جبروت کا اظہار ہو اور ایک شخص ہے از دنیا کا کیڑا ابھی رسم و عادت کے طور پر نماز پڑھتا ہے اور مسلمان کہلاتا ہے مگر ایک کے کام میں اخلاص اور دوسرے کے کاموں میں ظاہرداری ہے تبھی پھر **اخلاص** کی قید کیوں ضرور نہ ہوتی اخلاص سے جن کے دل موم کی طرح پگھلتے ہیں ان کیلئے امیدوں کا میدان وسیع ہو جاتا ہے وہ جانتے ہیں کہ ایک دانا بینا وجود ہی جو انکو دیکھتا ہے کہ وہ قوم کے درد اسلام کی غیرت اور عزت کے لئے راتوں کو اٹھ اٹھ کر جب کہ مخلوق الٰہی آرام کرتی اور سوتی ہے اس عورت کی طرح چلاتے ہیں جو دردزہ سے بیقرار اور مضطرب الحال ہو اگر کوئی اس جوف اللیل میں دیکھنے اور سننے والا نہیں تو یہ کیوں چلاتے ہیں نہیں وہ اس دیکھنے والے کو دیکھتے ہیں کہ وہ ان کی زاریوں پر نگاہ کرتا اور سنتا ہے۔ غرض اس اخلاص کی شرط نے سچے عاشقوں اور راستبازوں کے لئے ایک میدان کھول دیا ہے کہ وہ مسابقت الی الخیرات کریں جیسے گھڑ دوڑ میں سوار کو فکر ہوتا ہی کہ وہ میدان میں سب سے آگے نکل جاوے اسی طرح جب سے راستبازوں نے سنا ہے ہاں اسی کی منہ سے سنا ہے کہ وہ سرالاسرار کو واقف ہستی ہے ان کی امیدیں بڑھ گئی ہیں مگر اس کے ساتھ ہی بیم بھی ہے کہ اگر یہ ساری سعی اور جہاد اللہ کے لئے نہ ہو تو زر دادن و درد سر خریدن والا معاملہ ہی ہے۔ یہ نمازیں صرف ٹکریں مارنا ہوگا روزے نرے بھوکے مرنا ہوگا حقیقت میں **اعبدوا اللہ مخلصین** اس عبادت میں اخلاص ہو اللہ کی رضا کی سوا کسی دوسرے کو خوش کرنا یا کسی کی ناراضی سے ڈرنا مقصود نہ ہو بڑی عظیم الشان بات ہے۔

میں اس آیت پر غور کرتے کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند فطرت اور پاکیزہ سیرت پر سوچنے لگا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قلب پاک اخلاص کے رنگ سے کیسا رنگین ہے اور یہ نقش آپ کے لوح دل پر کیسا کندہ ہے کیونکہ یہ تجلی اور عکس تو اسی قلب کا ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آپ اخلاص کے کس اعلیٰ منزل پر پہونچے ہوئے تھے۔ اخلاص کا اس دنیا میں حاصل ہونا ہزاروں ہزار آلودگیوں سے پاک صاف ہو کر نکلنا کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے ایک طرف تو یہ خدا کے راستباز دنیا کی گردشوں اور چکیوں میں یوں رہتے ہیں جیسے دانہ چکی کے دو پاٹوں میں دوسری طرف انکی روح پورے شعور اور بصیرۃ کے ساتھ یہ جانتی ہے کہ ہم خدا کی طرف سے ہیں اور اسیر وہ خدا کی محبت میں باوجود ان گردشوں اور مشکلوں کے ترقی کرتے ہیں غرض ان باتوں پر غور کرتے کرتے میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ کیونکر معلوم کریں کہ فلاں شخص آج ایسا اخلاص رکھنے والا موجود ہے۔ تاثیرات اسی لئے اٹھ گئی ہیں کہ روحوں میں اخلاص نہیں رہا وہ حرارت جو دل کو گرم کرتی اور دوسروں کو بھی جنبش دیتی ہے نہیں رہی ہے اس لئے جیسے ایک گرم انجن پوری سٹیم اور قوت کا دوسری گاڑیوں کو کھینچنے کے واسطے مطلوب ہے اسی طرح ایک پہونچا ہوا بندہ بھی مطلوب ہے جو اپنی حرارت اور قوت سے روحوں کو کھینچکر خدا تک پہونچا دے۔

اسی طرح سوچتے سوچتے میری روح نے سچے یقین اور بصیرۃ سے کہا کہ اس اخلاص کا کامل نمونہ اسوقت ہمارا **امام** ہے کیا میں خواہ مخواہ

تعریف کرتا ہوں ؟ ایسے شخص کو خدا کبھی پسند نہیں کرتا جو بے ایمانی سے تعریف کرے اسی طرح جیسے شرارت سے ہجو کرنے والے کو لعنت بھیجتا ہے ویسا ہی تعریف کرنے والا جو منافق ہے خدا کے حضور مردود ہے

پس

مخلص فی الدین امام صادق ہی

پوچھو کس طرح سے ؟ دنیا بھر میں پھر کر دیکھو اور مقابلہ کرو اخلاص کیا ہے ؟ یہ کہ اللہ کے لئے ہو جاوے اللہ کے لئے ہونے کا فلسفہ کیا ہے ؟ دنیا کی کوئی امید و بیم نہ رہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہر حال اور ہر رنگ اور ہر کام میں وہ اپنے اس فرض منصبی کے ادا کرنے میں جو لیکر آیا ہے **مستقل مزاج** ہو۔ اب استقلال کی جو معراج انکو ملی ہے کوئی ہے کہ اس کی نظیر دکھا سکے ؟ ہم نے بڑے بڑے مدبروں اور ریفارمروں کے حالات پڑھے ہیں اور بہت سی ایسی مثالیں دیکھی ہیں کہ ادنیٰ ادنیٰ فکر نے ان کو اپنے کاموں سے ہٹا دیا ہے ادنیٰ ادنیٰ تغیر مزاج نے اپنے اصولوں سے برگشتہ کر دیا ہے مگر دیکھو کہ خدا کا فضل آپ کے شامل حال کس طرح ہے کسی آندھی اور آفت نے آپ کے قدم کو نہیں جنبش دی یہ ثبوت ہے اس امر کا کہ یہ جو کچھ کرتا ہے خدا کے لئے کرتا ہے ورنہ اگر دنیا کے لئے کرتا تو کیا یہ تکفیر کا فتویٰ دینے والے ناخدا ترس ملانوں سے صلح نہ کر لیتا ان کی ہاں میں ہاں نہ ملا دیتا۔ کافر نعمت قوم نے کوئی دقیقہ اس کی ایذا دہی کا اُٹھا نہیں رکھا ایک رحیم باپ کی بابت میں نے سنا ہے کہ بیٹے کو سمجھاتے سمجھاتے جب تھک گیا تو آخر کہا کہ جہنم میں چلا جا میں تجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا پھر اس نے ایسا قطع تعلق کیا کہ اس کے نزع پر بھی نہیں گیا۔

مگر اسکو دیکھو ناشکرگذار قوم نے کس قدر ہتک کی قتل کے منصوبے کئے جھوٹے مقدمات میں پھنسانا چاہا تکفیر کا فتویٰ دیکر گندی۔۔۔ گالیوں سے بھرے ہوئے اشتہار شائع کئے غرض جس طرح ممکن ہوا اور جہاں تک ہو سکا انھوں نے اس کی ہتک کرنے اور ایذا دہی میں فروگذاشت نہیں کی مگر یہ ان کی ہر نئی تکلیف اور دُکھ پر آگے ہی بڑھا ہے اور نئے پیرایوں میں انکو سمجھانا چاہا ہے* اس مہینہ میں خدا کے کلام کی تفسیر کے لئے آدھی آدھی رات کو اُٹھکر بیٹھتا ہے دن کو کئی کئی بتیاں جلا کر دروازے بند کر کے بیٹھتا ہے اور اس قدر محنت کرتا ہے کہ بیمار پڑ جاتا ہے خطرناک امراض آئے دن حملہ کرتے ہیں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اگر یہ کچھ بھی کام نہ کرے تو کوئی بھی بدظن نہیں ہو سکتا پھر کون سی بات ہے کہ پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں۔ مگر یہ اس تیز اور تند آندھی اور تاریکی میں دل کے اندھوں کی راہوں کو صاف کر رہا ہے اور ایک نور لیکر ان کو راہ دکھاتا ہے۔ آج ساری دنیا میں پھر کر دیکھلو کہ کون ہے جو اس **اخلاص** کے رنگ میں رنگین ہو عصائے موسیٰ کے ترشرو مصنف ہی کو دیکھلو ایک سیکنڈ کے لئے بھی اس کے پاس بیٹھکر کوئی خوش نہیں ہو سکتا مگر یہ ہے کہ جب باہر نکلتا ہے سارے دوست دیکھکر خوش ہو جاتے ہیں چونکہ خود خوش ہے دوسرے غمگینوں کو بھی مسرور کر دیتا ہے لیکن جس کی طوطہ چشم آنکھوں سے خود ہی غیظ و غضب اور غصہ و رنج کی تصویر عیاں ہے وہ دوسروں کو کیا خوش کریگا اس لئے کہ خود اس میں کوئی سکینت نہیں مگر اس برگزیدہ کا اُٹھنا بیٹھنا۔ کھانا پینا۔ چلنا پھرنا۔ ہر ایک کام خدا کے لئے ہے اور اسکی آپکے اعمال کے نتیجے صاف شہادت دے رہے ہیں۔

غرض

میرے عزیزو ! اس آیت نے امید اور بیم کے دو میدان کھول دیئے ہیں برکت ان پر جو اپنے ہر ایک کام میں اخلاص رکھتے ہیں اور جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ مقصود نہیں ان کیلئے خوف کا مقام ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو اخلاص نصیب کرے امام کے ساتھ سچی محبت ہو۔ مکر زور عہد شکنی کی بلاؤں سے محفوظ رکھے اللہ تعالیٰ اسلام کی اسی طرح ترقی کرے جس طرح پر وہ کرتا رہا اور اس صادق امام کی نصرت فرماوے کیونکہ یہی آج اخلاص فی الدین کا نمونہ ہے اسکا وہی ولی نصیر اور وکیل ہو آمین

زمرہ احمدیہ بنگلور میں

بنگلور سے مندرجہ ذیل احباب کے نام داخل رجسٹر مبایعین و نیز الحکم ہونے کیلئے آئے ہیں۔

حاجی علی محمد صاحب سیٹھ اللہ رکھا معسکر بنگلور
مولوی عبد الرحیم صاحب ملسورینگلور تم پولو
مولوی محمد برہان الدین صاحب معسکر بنگلور تم بور گمب پیٹھ
محمد عبد الرحیم صاحب کنٹراکٹ دار معسکر بنگلور تم بور گمب پیٹھ۔
محمد ابراہیم صاحب چرم فروش بازار معسکر بنگلور
سید محمد عبد الحی صاحب فرنیچر ،،
محمد عبد الحفیظ صاحب چرم فروش محلہ بلاک پلی معسکر بنگلور۔
شیخ محمد صاحب گھڑیال ساز ،،
خلیفہ محمد عبد اللہ صاحب ،،
خلیفہ محمد یوسف صاحب ،،
محمد عبد الجبار صاحب عطار نارائن پلی ،،
محمد عبد الرزاق صاحب بیو بازار ،،
محمد عبد الرحمن صاحب بلاک پلی ،،
مرزا محمد یوسف بیگ صاحب ملسور بنگلور۔
محمد موسیٰ رضا صاحب۔ بلاک پلی ،،
محمد عبد العزیز صاحب ،،
محمد عبد اللہ شریف صاحب تصدیق میوہ بار ،،
محمد اسمعیل صاحب اخبار باد صبا۔ بلاک پلی ،،
محمد غوث صاحب معروف بابا میاں متخلص بہ جادو نارائن پلی اسٹریٹ معسکر ،،
محمد عبد الوہاب خانصاحب محلہ جالی ،،
محمد عبد المجید صاحب گنٹر پیٹ معسکر ،،
محمد حسین صاحب طپش۔ بلاک پلی ،،

---

* فروری ۱۹۰۱ء کے مہینے سے مراد ہے۔ ایڈیٹر

حضرت اقدس گورداسپور میں

سلسلہ کے لئے دیکھو نمبر ۲۸ جلد ۵

مدعی کے سوال پر بیان کیا۔ چکردار راستہ پتھریلا ہے جہاں انسان مشکل سے گذرتا ہے۔ اگر مدعا علیہ کے مکان کے چاہ سے ہمارے ہاں چھوٹی مسجد میں پانی سقہ لادے تو دیوار تنازعہ کے راستہ آوے گا۔ ہمارا اور مدعا علیہ کا سقہ حیدری سقہ ہے اپنے تعلق سے اس چاہ سے پانی لاتا ہے ہمارے مہمانوں کے ٹکیے اس میدان میں کھڑی ہوتے ہیں سال میں تیس ہزار کے قریب مہمان آتے جاتے ہیں ان کے یکے اسی جگہ کھڑے ہوتے ہیں اور گرمی کے دنوں میں اس میدان میں سوتے ہیں۔

اگر چاہ جدید سے سقہ چھوٹی مسجد کو لادے تھا تب بھی وہ اس دیوار کے راستہ سے آوے گا اس دیوار بننے سے پیشتر مہمان دونوں وقت میرے ساتھ کھانا کھاتے تھے اور نمازیں پڑھتے تھے اور تعلیمی باتیں سنتے تھے جن کے لئے میں خدا کی طرف سے آیا ہوں اب اگر اوپر آتے ہیں تو بڑی تکلیف سے چکر کھا کر آتے ہیں اور صبح اور عشا کی نماز میں ضعیف اور کمزور آدمی میرے ساتھ شریک نہیں ہو سکتے ان مہمانوں کی غرض جو میرے پاس آتے ہیں دین سیکھنے کی ہوتی ہے لیکن جب اس دیوار کی وجہ سے ان کو تکلیف پہونچتی ہے تو مجھے ان تمام تکالیف کا صدمہ ہوتا ہے۔ جو کام میں کرنا چاہتا ہوں اس میں وقت پیدا ہوتی ہے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں جن میں میں ان تکالیف کو بیان کر سکوں مہمان کہیں ہوتے ہیں اور میں کہیں۔ وہ اسبابات سے محروم رہتے ہیں جس کے لئے آتے ہیں اور میں اپنا کام نہیں کر سکتا جس کے لئے میں بھیجا گیا ہوں برسات میں تو راستہ گذرنے کے قابل ہی نہیں ہوتا۔

مطبع کے پروف اور کاپیاں میں خود ہی دیکھتا ہوں۔ کارپردازوں کو دن میں چار پانچ مرتبہ میرے پاس آنا پڑتا ہے اس دیوار کی وجہ سے پابندی نہیں ہو سکتی جس سے حرج ہوتا ہے کام میں توقف ہوتا ہے۔ میرے لنگرخانہ کا خرچ کبھی ہزار کبھی پندرہ سو اور کبھی دو ہزار روپیہ ماہانہ ہوتا ہے اور مطبع کا مستقل خرچ اڑھائی سو روپیہ ماہوار ہے۔

قبل از تعمیر دیوار میرے باہر جانیکا راستہ اسی طرف سے تھا جہاں دیوار ہے میں زنانخانہ سے عموماً نہیں گذرتا ہوں کیونکہ وہاں مہمان عورتیں موجود ہوتی ہیں اس لحاظ سے کہ ممکن ہے عورتیں کسی حال میں ہوں ہمیشہ اوپر سے ہی آتا تھا۔

مدعا علیہم کو میرے ساتھ قریباً انیس بیس سال سے عداوت ہے عداوت کی ایک وجہ یہ ہے کہ میرزا امام الدین کی ہمشیرہ میرزا اعظم بیگ کے لڑکے مرزا اکبر بیگ سے بیاہی گئی تھی اور مرزا اعظم بیگ قادیان کی اراضی کا خریدار ہوا تھا اس نے ان لوگوں کے حصے خرید سے جو بیدخل تھے۔

ایک وجہ عداوت کی یہ بھی ہے جو بڑی وجہ ہے کہ مرزا امام الدین خدا اور رسول کے خلاف کتابیں لکھتا ہے۔ چنانچہ دید حق۔ قصہ ہردو کا فر جس میں مجھکو اور محمد حسین بٹالوی دونوں کو کافر قرار دیا ہے۔ اور گل شگفت وغیرہ کتابیں اس نے لکھی ہیں۔

میں نے جو کتاب براہین احمدیہ لکھی ہے اس میں چھوٹی مسجد کا ذکر ہے اس کے حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴ میں اسی مسجد کا ذکر ہے یہ کتاب ۱۸۸۰ء میں لکھی تھی سخنہ حق بھی میری کتاب ہے آریوں کے خلاف ہے۔ ست بچن اور آریہ دھرم میری تصنیف ہے۔

یہ اشتہار مورخہ دہم جولائی ۱۸۸۸ء میرا ہی ہے جو مرزا نظام الدین کے خلاف ہے یہ اشتہار ۴ مئی ۱۸۹۵ء امہات المؤمنین کے متعلق میں نے گورنمنٹ میں بھیجا تھا اور شائع کیا تھا۔

مکرر سوال مدعا علیہ پر کہا۔

کبھی سیر کو جاتا ہوں اور کبھی نہیں جاتا۔ عموماً صبح کے وقت جاتا ہوں شام کو کبھی شاذ و نادر ہی جاتا ہوں میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے ان کے ساتھ چند خادم عورتیں بھی ہوتی ہیں اور پردہ کا پورا التزام ہوتا ہے۔ خادم عورتوں سے مراد خدمتگار عورتیں ہیں۔ پندرہ سولہ عورتیں ہیں چند فارغ خدمتگاروں کو ساتھ لے لیتی ہیں۔ یہ بات عام نہیں ہے بلکہ علاج کے طور پر ہے۔ برس میں دو چار مرتبہ ایسا اتفاق ہوتا ہے کبھی کوئی اور ضعیفہ عورتیں بھی ساتھ چلی جاتی ہیں تو ہم مانع نہیں ہوتے۔ ہم باغ میں عورات کو نہیں لے جاتے جہاں حلوائیوں کے لڑکوں کو حکم دیں کہ وہ مٹھائیاں لے جاویں + ہم باغ تک جاتے ہیں اور پھر واپس آجاتے ہیں۔

احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیشگوئی ہے وہ اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے وہ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے وہ میرا ہے اور سچ ہے + وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا جیسا کہ پیشگوئی میں درج ہے۔ وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی جیسا کہ پیشگوئی میں تھا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت

عمادالدین

میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کی گئی ہے ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہوں گے۔ پیشگوئی کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے اور یہی پیشگوئی تھی کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیاہی جاوے گی اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیشگوئی شرطی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی اس لئے وہ بیاہ کے بعد چند مہینوں کے اندر مر گیا اور پیشگوئی کی دوسری جز پوری ہوگئی۔ اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا اور خصوصاً شوہر پر پڑا جو پیشگوئی کا ایک جز تھا انھوں نے توبہ کی چنانچہ اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اسکو مہلت دی۔ عورت اب تک زندہ ہے۔ میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی امید کیسی یقین کامل ہے یہ خدا کی باتیں ہیں ٹلتی نہیں ہو کر رہیں گی۔ اشخاص ذیل کی نسبت موت کا الہام تھا عبد اللہ آتھم۔ لیکھرام۔ احمد بیگ سلطان محمد۔ ان میں سے اب صرف سلطان محمد زندہ ہے عبد اللہ آتھم اگرچہ ظاہری نگاہ میں میعاد کے اندر نہیں مرا مگر اس کی نسبت شرطیہ الہام تھا چونکہ اس نے ظاہری میعاد کے اندر توبہ کر لی اسکو مہلت دی گئی اس کے بعد اس نے اخفاء حق کیا پھر میرے اشتہار کے بعد وہ بہت جلد مر گیا اب آتھم کہاں ہے اسے لاؤ۔ احمد بیگ اپنی میعاد کے اندر مر گیا۔ لیکھرام بھی میعاد کے اندر مر گیا۔

میں نے مسٹر ڈوئی کے سامنے لکھا دیا تھا کہ آیندہ کسی کی نسبت موت کا الہام شائع نہیں کروں گا جب تک کہ وہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سے اجازت نہ لیوے۔ وہ آریہ جنکا نام میرے اشتہار میں متعلقہ پیشگوئی مرزا نظام الدین درج ہے اُن کا نام یاد نہیں ہے ایک شاید بشنداس ہے دوسرے کا نام شام بھارامل ہے + بعض علما نے میری نسبت کفر کا فتویٰ دیا ہے اور بہتوں نے مجھے قبول کیا ہے اور ان میں سے بھی جنھوں نے کفر کا فتویٰ دیا تھا بعض توبہ کر کے میرے پاس آتے جاتے ہیں تم کلامہ

حضرت اقدس کے بیان میں وہ زور اور جوش تھا کہ ہم الفاظ میں اسکو ادا نہیں کر سکتے۔ الفاظ کے ادا سے ایک خاص قسم کا رعب اور ہیبت ٹپکتی تھی۔ چنانچہ جس وقت آپ نے یہ فرمایا کہ ابھی عدالت میں جہاں ان باتوں پر ہنسی کی جاتی ہے الاخرہ فرمایا تو خصوصیت کے ساتھ ناظرین میں سے ہمارے اکسٹرا اسسٹنٹوں پر بہت بڑا اثر پڑا وہ بڑی حیرت کے ساتھ آپ کے چہرہ کی طرف دیکھتے تھے ایسا ہی جب ڈسٹرکٹ جج صاحب نے یہ سوال کیا کہ کیا امید ہے کہ وہ پھر آپ کے نکاح میں آئے اس کے جواب میں حضرت اقدس نے جس لب و لہجہ میں یہ فرمایا کہ امید کیا ہوتی ہے یقین کامل ہے کہ وہ میرے نکاح میں آئے گی تو اس کا بھی ایک خاص اثر پڑا۔ غرض اس انداز کو ہم بیان نہیں کر سکتے اور اس اثر اور جوش کی تصویر نہیں دکھا سکتے جو اس وقت ظاہر ہو رہا تھا۔ مرزا امام الدین با اینکہ یہ سارا بیان اس کا ہی پردہ در تھا موقع بموقع اپنی نوک ٹوک سے باز نہ آتا تھا باوصفیکہ عدالت کی طرف سے متواتر اسکو تنبیہ کی گئی کہ وہ خاموش رہے غرض اسطرح پر حضرت اقدس کا بیان ختم ہوا۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام ایک مجمع کثیر کے ساتھ عدالت کے کمرہ سے باہر آئے۔ آپ اس قدر خوش تھے جس کی کوئی حد و پایان نہیں۔ فرماتے تھے کہ معلوم ہوتا ہے کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا زمانہ آگیا اگر ہم ہزار روپیہ بھی خرچ کرتے اور آرزو رکھتے کہ یہ عدالت کے کاغذات میں درج ہو جاوے اور اسطرح پر تین ڈپٹی گواہ ہو جاویں تو کبھی بھی نہ ہوتا یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے اور اسکی باتیں عجیب ہوتی ہیں اب عدالت کے کاغذات سے کون اسکو مٹا سکے گا۔ جب یہ پیشگوئی پوری ہوگی کیا ان ڈپٹیوں پر اس کا اثر نہ پڑے گا ضرور ہی پڑے گا۔ جیسے لیکھرام کی پیشگوئی کی بہت شہرت ہوئی تھی اسی طرح اس کی شہرت ہوگئی ہے اور یہ بہت ہی اچھا ہوا کہ عدالت کی کاغذات میں درج ہوگئی۔ اس کے بعد ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے پڑھی گئی اور اس خوشی کے متعلق بار بار حضرت ذکر کرتے رہے + پھر فرودگاہ پر واپس آئے شام کو حسب معمول سیر کو تشریف لیگئے راستہ میں ڈاکٹر فیض قادر صاحب نے عرض کیا کہ حضور! مہدی حسن تحصیلدار اور ان کے چند دوست چاہتے ہیں کہ آپ سے کچھ دریافت کریں اگر حضور اجازت دیں تو ان کو شام کو لے آئیں۔ فرمایا ہاں بے شک اُن کو بلا لو + ادھر اُدھر کی باتیں ہوتی رہیں واپس آکر مغرب اور عشا دونوں نمازیں جمع کر کے پڑھیں اور پھر وہ مہدی حسن صاحب مع صاحب مرزا سررشتہ دار ڈسٹرکٹ جج اور فیض الرحمن صاحب ٹرشر ری کلارک اور ایک دو آدمیوں کے ساتھ آگئے۔ اس جلسہ کی کیفیت ہم آیندہ ہدیہ ناظرین کریں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

فٹ نوٹ حضرت اقدس کے بیان کی وقت عدالت میں بہت بڑا ہجوم تھا۔ جیسا کہ ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں ڈپٹی گنگا رام صاحب۔ مرزا ظفر اللہ خان صاحب

بیعت

کریم بخش صاحب فراش جناب نواب محمد علی خانصاحب مالیر کوٹلہ
بشیر احمد صاحب ۔ ہوتی مردان ۔ پشاور
عبدالحق نویس ۔ وزیندار ۔
شریف اللہ صاحب معہ اہل بیت
جان محمد صاحب ۔ سیدوالہ ۔ منٹگمری
عبداللہ صاحب ۔ حاجی گنہ دار تعلق سنوراپور ضلع لنگگور علاقہ حیدرآباد دکن
حکیم میر گل محمد صاحب انور معسکر متصل سلام ہوس مالک کارخانہ دار الشفا لودی ۔
رحیم بخش صاحب ۔ بہاولپور قریب جامع مسجد محلہ مولوی صاحبان ٹونکی حال لاہور موتی بازار قریب مندر ہنومان ملازم مولوی فصیح الدین عوضی
عبد الغنی صاحب ۔
عبد الرحمن صاحب ۔ کپورتھلہ حال کوہ مصوری محلہ شانو متصل کتاب گھر ملازم ٹرسبورٹ
مولوی مرزا مغل بیگ صاحب ۔ ٹبا گھرایا سیالکوٹ ۔ امام مسجد بنواکوٹہ
حافظ عیسی صاحب " "
حکیم فتح محمد صاحب ۔ سیالکوٹ دوکان بازار دو دروازہ ۔ حکیم صاحب پہلے شیعہ تھے ۔
حکیم علی گوہر صاحب ۔ تیرہ کلاں ۔
عبد الکریم صاحب ۔ مرادپور ۔ سیالکوٹ
شوق محمد صاحب ۔ شہر جالندھر دروازہ محلہ رستہ پہگواڑہ ۔
عبدالغفور خانصاحب ۔ سٹیشن ماسٹر نوشہرہ ریلوے پشاور سگنیلر بلوچے
شرافت حسین صاحب ۔ شہر بھاگل پور
ویرہ پور ۔
شاہ عالم صاحب ۔ جہلم ۔
میاں حسین پنچہ بند ۔ دار الریاست نابھہ
محمد منظور صاحب ۔ خانپور سرہند
محمد اسمعیل صاحب " "

الراقم سراج الحق

دار الامان کا ہفتہ

۱۔ دارالامان میں یہ ہفتہ برساتی ہفتہ کہنا چاہیئے بارش خاطر خواہ بلکہ اس سے بھی زیادہ ہو رہی ہے دارالامان اچھا خاصہ جزیرہ بنا ہوا ہے چاروں طرف پانی ہی پانی نظر آتا ہے

۲۔ اس ہفتہ میں ڈاکٹر رحمت علی صاحب تشریف لائے ڈاکٹر صاحب ہماری جماعت میں ایک قابل قدر نمونہ ہیں باوصفیکہ ڈاکٹر صاحب کو دو تین دن کی رخصت تھی اور گھر میں کئی ایک ضروری امور انکی حاضری اور شراکت چاہتے تھے کسی عزیز کی شادی کا ہونا اور خود ڈاکٹر صاحب کے گھر میں دختر کا پیدا ہونا مگر ڈاکٹر صاحب نے ان سارے امور پر دارالامان کی حاضری کو ترجیح دی جزاہ اللہ احسن الجزاء حقیقت میں جبتک ہمارے احباب بار بار قادیان نہ آئیں گے وہ اس مقصد کو صرف تحریروں سے حاصل نہ کرسکیں گے جسکے لئے خدا کا برگزیدہ مامور ہو کر مبعوث ہوا ہے ۔

۳۔ مدرسہ تعلیم الاسلام ۱۶ اگست سنہ ۱۹۰۱ء سے موسمی تعطیلات کے لئے ایک مہینہ کے واسطے بند کیا جائے گا ۔ ۱۶ ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء کو پھر کھلے گا ۔

۴۔ خطبہ الہامیہ

معہ ترجمہ فارسی و اردو الحکم کی دوسری اشاعت تک انشاء اللہ تعالے شائع ہو جائے گا ۲۰۴ بڑے صفحوں پر ختم ہوا ہے قابل دید کتاب ہے قرآن کریم کا جلال اس سے ظاہر ہوگا اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے پوری اتمام حجت ہوگی اس کتاب کے بعد منکروں کے لئے اس کے سوا اور کیا کہیں

فماذا بعد الحق الا الضلال

نوٹس

اُن خریداران الحکم کو بذریعہ ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ جن کے ذمہ کئی سال سے الحکم کا چندہ بقایا چلا آتا ہے اور باوجود مختلف اوقات میں یاد دہانیوں کے انھوں نے ادا کرنے کی طرف توجہ نہیں کی کہ اگر ۱۷ اگست سنہ ۱۹۰۱ء تک وہ اپنے اپنے حساب کو بے باق نکریں گے تو ہم ۲۴ اگست سنہ ۱۹۰۱ء کے اخبار میں اُن کے اسماء گرامی معہ رقم مطلوبہ درج اخبار کر کے اپنے احباب کو توجہ دلائیں گے کہ وہ اُن سے روپیہ وصول کرنے میں ہمیں مدد دیں ۔ یہ نوٹس بمجبوری شائع کیا جاتا ہے ۔ پس اگر وہ نہیں چاہتے کہ نادہندوں کی فہرست میں ان کے نام شائع ہوں تو اپنا حساب بیباق کریں ۔

وہ خریداران اخبار اس نوٹس کے مخاطب نہیں ہیں جنکے ذمہ سنہ ۱۹۰۱ء کا ہی چندہ بقایا ہے کیونکہ ان سے باقساط وصول ہو رہا ہے چنانچہ ۱۷ ۔ اگست سنہ ۱۹۰۱ء کا الحکم اُن صاحبوں کے نام وی پی کیا جاویگا ان میں سے اگر کوئی صاحب وی پی پہونچنے پر چندہ ادا کرنے کے ناقابل ہوں تو وہ ۱۷ ۔ اگست سنہ ۱۹۰۱ء سے پہلے پہلے مطبع کو اطلاع دیں تاکہ ان کے نام پر دوسرے وقت وی پی روانہ ہو ۔

خاکسار ایڈیٹر و مینیجر الحکم ۔

(مطبع انوار احمدیہ میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپا)